ڈاکٹر داد شاہ بلوچ (تیسری قسط

بارہویں صدی ہجری کے آخر تک بلوچستان میں مشہور ماہرین و خادمین حدیث کا اجمالی تذکرہ

اکتیسواں: حاتم ابن ابی قُبَیصہ ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: حاتم۔

کنیت: ابن ابی قُبَیصہ۔

نسبت: ازدی، عتکی، مہلبی - تمام نسبتیں دادوں کی طرف ہیں۔

نسب: حاتم ابنِ ابی قبیصہ ابن مہلب ابن ابی صفرہ ظالم بن سراق بن صبح بن کندی بن عمرو بن وائل بن حارث بن ازد بن عمران ازدی، عتکی، مہلبی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

قتال، امارت اور بلوچستان میں ورود: آپ امویوں کے دور میں مشہور امراء اور والیوں میں سے تھے اور آپ دورِ معاویہ رضی اللہ عنہ میں ۴۷ھ سینتالیس ہجری میں عبداللہ بن سوار عبدی کے ساتھ غزوۂ قیقان (قلات بلوچستان) میں شریک رہے۔ ۲۲۱

چند احوال: (۱) علی بن حامد نے فرمایا ہے: نقل کیا ہے ابوالحسن نے حاتم بن قُتَیبَہ بَہلی سے (صحیح لفظ حاتم بن قُبَیصہ بن مہلب راوی ہے، اسی طرح فرمایا ہے چچ نامہ کے تصحیح کرنے والے نے۔ میں کہتا ہوں! بلکہ صحیح حاتم بن ابی قبیصہ ہے جیسا کہ قاضی اطہر مبارکپوری نے فرمایا ہے۲۲۲) فرمایا: میں نے سنا انہوں نے فرمایا: میں لشکر میں تھا، میں نے ابن سوار کو دیکھا کہ وہ (دشمن کے) ایک جنگجو نوجوان سے الجھے پس ابن سوار کے ساتھیوں نے حملہ کردیا اور بہت سارے دشمنوں کو قتل کردیا اور وہ اس غزوہ کے بعد سندھ میں شہید ہوگئے اور میں نے مقتولین کے جسم سے ہتھیار وغیرہ اتارے اور ان کی تلاشی لی تو میں نے سو انگوٹھیاں مع مہر کے دیکھیں۔ ۲۲۳

(۲) ان کے دو بیٹے روح بن حاتم اور یزید بن حاتم سندھ اور افریقہ پر عامل تھے اور اسی طرح ایک بیٹے کا بیٹا (پوتا) داؤد بن یزید بن حاتم سندھ اور افریقہ پر والی تھے اور ان کے بیٹے کے بیٹے کا بیٹا (پڑپوتا) ابراہیم بن عبداللہ بن یزید بن حاتم بھی مکران بلوچستان، کرمان اور سندھ

کے اوپر تقریباً ۲۰ بیس سال تک عامل رہے۔[۲۲۴]

بتیسواں: حری بن حری باہلی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: حری۔

کنیت: ابن حری۔

نسبت: باہلی، یہ نسبت بنو باہلہ کی طرف ہے جو کہ مشہور قبیلہ ہے۔

نسب: حری بن حری باہلی۔[۲۲۵]

تابعیت: آپ رحمہ اللہ تعالیٰ تابعی تھے، اسی طرح فرمایا ہے محمد اسحاق بھٹی نے۔[۲۲۶]

قتال، امارت اور بلوچستان میں ورود: جب ۵۵ھ پچپن ہجری میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن زیاد کو بصرہ کا والی بنایا تو عبیداللہ بن زیاد نے حری بن حری باہلی کو ثغر الہند (ہندوستانی سرحد) پر والی بنایا، انہوں نے وہاں جہاد کیا اور سخت قتال کیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان علاقوں کو ان کے ہاتھ پر فتح کیا، وہ کامیاب ہوئے اور غنیمت پائی اور ایک قوم نے فرمایا ہے: بے شک عبیداللہ بن زیاد نے سنان بن سلمہ کو والی بنایا اور حری ان کے جنگی دستوں پر تھا اور سنان بن سلمہ نے بلوچستان کے علاقوں مکران، قلات، بدھ (کچھی) قندابیل (گنداواہ) اور قصدار (خضدار) میں جہاد کیا تو حری بن حری باہلی بھی ان غزوات اور ان علاقوں میں تھے اور انہوں نے بوقان (خاران بلوچستان) میں بھی جہاد کیا جیسا کہ حری بن حری باہلی کے بارے میں کہے ہوئے ایک شعر سے معلوم ہوتا ہے:

لولا طعاني بالبوقان مارجعت – منه سرايا ابن حرى باسلاب – [۲۲۷]

ترجمہ: اگر میری نیزہ زنی نہ ہوتی بوقان (خاران) میں تو نہ لوٹتے۔ ابن حری کے دستے وہاں سے غنیمت لوٹ کر۔

تینتیسواں: راشد بن عمرو عبدی جدیدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: راشد۔

کنیت: ابن عمرو۔

نسبت: عبدی، جدیدی، ازدی، دادوں کی طرف نسبتیں ہیں۔

نسب: آپ جدید بن اسد بن عائذ بن مالک بن عمرو بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن مالک بن نصر بن ازد بن غوث میں سے ہیں، اسی طرح خلیفہ بن خیاط کی کتاب الطبقات میں ہے۔ ۲۲۸

قتال امارت اور بلوچستان میں ورود: قیقان (قلات بلوچستان) وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں حارث بن مرہ عبدی نے جہاد کیا یہاں تک کہ حارث اپنے لشکر کے بہت سارے افراد کے ساتھ ۴۲ھ بیالیس ہجری میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں شہید ہوگئے تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راشد بن عمرو کو سندھ پر والی بنایا، انہوں نے عظیم فتوحات حاصل کیں اور اسی سال شہید ہوگئے اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے: راشد بن عمرو نے فارس کے شہر ہرموز کو ۳۰ھ تیس ہجری میں فتح کیا اور اسی سال قیقان (قلات بلوچستان) میں جہاد کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی جہادِ قیقان ۴۲ھ میں شریک رہے۔ ۲۲۹

وفات: قاضی اطہر مبارکپوری نے کتاب الطبقات سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے: سندھ میں ۵۰ھ پچاس ہجری میں قتل ہوکر وفات پاگئے اور کہا گیا ہے کہ ۴۲ھ بیالیس ہجری حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں، لہٰذا آپ کی وفات کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ۲۳۰

چند احوال: (۱) جب عبداللہ بن عامر بن کریز نے خراسان کو فتح کیا تو اس کو چار حصوں میں تقسیم کردیا اور ان میں سے ایک پر قیس بن ہیثم سلمی کو والی بنایا اور دوسرے پر راشد بن عمرو جدیدی کو اور تیسرے پر عمران فصیل برجمی کو اور چوتھے پر عمرو بن مالک خزاعی کو، اسی طرح نقل فرمایا ہے مبارکپوری نے یعقوبی سے۔

(۲) اور ابنِ سعد نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز جب غزوۂ خراسان کی طرف نکلے تو بصرہ میں نماز کی امامت کے لئے ابو الاسود دئلی کو نائب چھوڑا اور خراج کی نیابت بنو ازد کے راشد جدیدی کو دی۔ ۲۳۱

چونتیسواں: سعد بن ہشام انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: سعد۔

کنیت: ابن ہشام۔

نسبت: انصاری۔

عبدالملک کے دور میں خراسان کے والی تھے ۲۳۶ اور بلاذری نے فرمایا ہے: جب حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل ثقفی عراق کے والی بنے تو سعید بن اسلم بن زرعہ کلابی کو مکران کا والی بنایا اور اس سرحد (ہندوستانی سرحد) کا ۲۳۷ اور یہ ۷۵ھ یا ۷۸ھ میں ہوا۔ ۲۳۸

چند احوال: مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ جب خلافت عبدالملک بن مروان تک پہنچی تو عراق، ہند اور سندھ حجاج بن یوسف کے زیرِ امارت کردیں، حجاج نے سعید بن اسلم کلابی کو مکران بھیجا تو سعید بن اسلم کلابی کے پاس ازد کے سفہوی بن لام حمامی آئے، ان سے سعید نے کہا: میں یہاں پر قیام کروں گا، تم میرا معاون ہونا اور میرے ساتھ چل، اس نے کہا: میرے پاس خادم نہیں ہیں، سعید نے کہا: میں دیوانِ خلافت سے (بطورِ شکایت) کہوں گا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیری عملداری کے تحت نہیں آؤں گا۔ میں اس میں اپنے لئے عار (شرم) دیکھتا ہوں، اس پر سعید نے اسے پکڑ کر قتل کردیا اور چمڑا اتار دیا اور سر اس کا (کاٹ کر) حجاج کے پاس بھیجا اور خود مکران بیٹھ گیا اور مال جمع کرنے کے لئے اپنے قابلِ اعتماد اشخاص کو مقرر کیا اور ہندوستان کا بہت سارا مال بھائی چارگی اور ہمدردانہ انداز میں جمع کرلیا۔ ۲۳۹

وفات: سعید کلابی پر حارث کے دو بیٹے معاویہ اور محمد علافیوں نے خروج کیا اور اس سے قتال کیا جس میں سعید قتل کردیا گیا اور دونوں علافی سرحد پر غالب آگئے اور علاف کا نام ہے ربان بن حلوان بن عمران بن حاف بن قضاعہ اور وہ ابوجرم ہے۔ ۲۴۰

سعید کلابی کے واقعۂ قتل کی تفصیل علی بن حامد نے بیان کی ہے، میں اسے پورا نقل کردیتا ہوں، اس لئے کہ اس میں بڑی اہم اور کام کی باتیں ہیں، انہوں نے فرمایا: احادیث میں روایت کرتے ہیں کہ کلیب بن خلف مغنی، عبداللہ بن عبدالرحیم علافی اور محمد بن معاویہ علافی نے آپس میں مشورہ کیا کہ سفہوی بن لام ہمارے علاقے کا تھا، اہلِ عمان میں سے اور ہماری سرحد اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے تو سعید کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کرے جو ہمارے قریب ہو؟ پس جب سعید خراج کے ساتھ مرج آیا، وہ اس کے سامنے آگئے اور باتیں شروع کیں یہاں تک کہ نوبت جنگ تک پہنچ گئی تو علافی غالب آگئے اور سعید کو قتل کردیا اور مکران پر غلبہ پاکر بیٹھ گئے، اس پر فرزدق نے یہ اشعار کہے: ؎

سقی اللہُ قبرًا من سعید فاصبحَت
نواحیہ اَرْھی علیکَ تُرابُھا
لقد ضَمَّنت ارض بمکران سیدًا
کریمًا جوادًا الا یواکفُ سَحابُھا

نسب: سعد بن ہشام بن عامر انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

تابعیت: آپ رحمہ اللہ تعالیٰ تابعین میں سے تھے، اس کی تصریح محمد اسحاق بھٹی نے کی ہے۔۲۳۲

تحصیلِ علم اور روایت: آپ نے علم اپنے والد ہشام بن عامر انصاری اور عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا اور روایت حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے کی اور آپ کے تلامذہ میں سے حسن بصری، حمید بن ہلال، زرارہ بن ابی اوفی اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔۲۳۳

قتال، بلوچستان میں ورود اور وفات: آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں قتال کیا اور مکران، بلوچستان میں فوت ہوگئے، بس اس کے علاوہ ان کے مزید احوال پر مجھے اطلاع نہیں ہوئی اور قاضی اطہر مبارکپوری نے ''خلافت امویہ اور ہندوستان'' کی فہرست میں ان کا نام تو دیا ہے لیکن کتاب میں ان کو بیان نہیں کیا، شاید یہ کاتبوں یا طباعت کی غلطی ہے۔

پینتیسواں: سعید بن اسلم کلابی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: سعید۔

کنیت: ابنِ اسلم۔

نسبت: کلابی، یہ قومی نسبت ہے، آپ قبیلہ ربیعہ کلاب میں سے تھے۔

نسب: سعید بن اسلم بن زرعہ بن علس بن عمرو بن صعق کلابی رحمہ اللہ تعالیٰ۔۲۳۴

تابعیت: آپ رحمہ اللہ تعالیٰ تابعین میں سے تھے۔ اس کی تصریح ابن حبان نے کی ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تاریخ کبیر کے حاشیہ مین لکھا ہوا ہے، لیکن اس پر قاضی اطہر مبارکپوری نے اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے سعید کا تذکرہ کتاب الثقات اور کتاب المجروحین دونوں میں نہیں دیکھا اور یہ دونوں کتابیں ابنِ حبان کی ہیں، ۲۳۵ میں کہتا ہوں بتوفیق اللہ کہ عدمِ وجدان بالخصوص کسی خاص مقام میں عدمِ وجود کی دلیل نہیں، فتنبہ۔ نیز تاریخ کبیر کے حاشیہ میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس کو کسی معمولی دلیل سے رد نہیں کیا جا سکتا۔

قتال، امارت اور بلوچستان میں ورود: ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ سعید کے والد یعنی اسلم بن زرعہ خراسان کے والی تھے اور سعید سندھ پر والی تھا اور اس کا بیٹا مسلم بن سعید، خلیفہ یزید بن

شدیدًا علی الاَدْنَین مِنکَ اَحْسَنُوا
عـلیکَ من الثَّوْب اِلمهام حِجَابُها
اذا ذُکِـرَتْ عَیْنِیْ سعیدا تَجدَّدَتْ
لهـا عَبـرات یَسْتهِـلُ انسکابُها ۲۴۱

ترجمہ: اللہ سعید کی قبر کو سیراب کرے جس کے کناروں کی مٹی نے تجھ پر کشادہ جگہ پائی ہے۔ قسم اللہ کی! سرزمین مکران نے جس کے بادل کو برسنے سے روکا نہیں جاسکتا، ایک سردار، مہربان، سخی کو اپنے بغل میں لے لیا ہے۔ جو کمینے لوگوں پر سخت ہے جنہوں نے یہ کام بخوبی انجام دیا، اس سرزمین مکران کے (تیری محبت کے) پیاسے کپڑوں کا تجھ پر پردہ ہے۔ جب بھی میری آنکھ سعید کی یاد دلاتی جاتی ہے تو اس کے آنسو نئے سرے سے بہنے لگ جاتے ہیں جن کا برسنا زور و شور سے ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ جب حجاج کو سعید کی شہادت کا واقعہ پہنچا تو سخت غمزدہ ہوگئے۔ یہ ابیات جس طرح اوپر ذکر کیے گئے اسی طرح دیوانِ فرزدق طبع بیروت میں موجود ہیں، لیکن بعض دیگر مطبوعات مثلاً طبع صادی اور طبع ہبل میونخ میں کچھ تبدیلی سے اس طرح واقع ہیں:

سـقـی اللہ قبـرًا یـا سـعیـدُ تـضـمَّـنَـتْ – نـــواحیــه اکـفـانـا عـلیـک ثیـابهـا
شـدیـد اعـلـی الادنیـن مـنـک اذا حتـوی – عـلیـــک مـن التُّـرْب الهیـام حِجـابُهـا
اذا ذکَـرَتْ عیـنـی سـعیـدا تَـحـذَّرَتْ – لهـا عبـرات یستـــهـل انسـکـابُهـا ۲۴۲

ترجمہ: اللہ سیراب فرمائے قبر کو (تیری) اے سعید! جس کے کنارے تیرے اوپر کپڑوں کے کفنوں کو بغل میں لیے ہوئے ہیں۔ اس حال میں کہ تو کمینوں پر بڑا سخت ہے جبکہ تیرے اوپر گرتے رہنے والی ریت کا پردہ چھایا ہوا ہے۔ جب میری آنکھ سعید کو یاد کرتی ہے تو اس کے آنسو نکل آتے ہیں جن کا برسنا زور و شور سے ہوتا ہے۔

(نوٹ: دونوں قسم کے اشعار کا مذکورہ ترجمہ موجودہ الفاظ کے ظاہری معنے کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے، تاہم ان اشعار کے الفاظ میں کثیر اختلاف ہے جس کی وجہ سے کسی ایک لفظ یا معنیٰ کو حتمی قرار دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔) پس جب حجاج کو سعید کی شہادت کا واقعہ پہنچا تو آپ سخت غمگین ہوئے اور سعید کے ساتھ والے افراد پر سخت غصہ ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارا امیر کہاں ہے؟ جب انہوں نے کچھ بھی اقرار نہیں کیا تو ان میں سے کچھ کو تلوار کا چارہ بنادیا (یعنی تہِ تیغ کردیا) تب دوسروں نے اقرار کیا کہ علافیوں نے دھوکہ کیا اور اسے قتل کردیا۔ اس پر حجاج نے بنوکلاب کے ایک شخص کو حکم دیا، چنانچہ اس نے لشکر کشی کرکے سلیمان علافی کو قتل کردیا اور اس کا سر سعید کے گھر والوں کے پاس بھیج دیا، ان کے دل مضبوط کیے اور سعید کے رشتہ داروں کا ہر طرح سے خیال کیا، سعید کے

بشمول یحییٰ بن اسلم، بشر بن زیاد، محمد بن عبدالرحمٰن، اسماعیل بن اسلم، سعید کا مولی اور اس کے غلام بن دیاب سے زار وقطار روئے، اس پر صعصعہ بن محریہ کلابی نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

اعاذل کیف لی بھموم نفسی – بذکر تابعا فیھا سعیدا

واخوانا لہ سلفوا جمیعا – غطارفۃ من الاذنین صیدا

اذا ما الدھر حل فلم یکونوا – بما قد حلّ من امر شھودا

بقندابیل حیث تری المنایا -- وقد لاقت بھم کرما وجودا

ولا تشمت بنا سوقا ستلقی -- من الاجال مطرقۃ حدیدا ۲۴۳

ترجمہ: اے ملامت گر! میری جان پر غموں کا کیا حال ہے۔ ایک پیچھے آنے والی یاد ہے جس میں سعید اور اس کے بھائیوں کا ذکر ہے جو سب کے سب گذر گئے جو کمینوں کے آگے تنی، سردار اور شیر تھے۔ جب زمانہ کوئی حادثہ لے کر اترے تو وہ اس وقت نظر نہیں آتے قندابیل میں، اس لئے کہ تو موتوں کو دیکھ رہا ہے جو ان سے بحالت شرافت وسخاوت مل چکی ہیں۔ اور تو ہمیں جگ ہنسائی کا ذریعہ نہ بنا، عنقریب تیری ملاقات کی جائے گی ایسی موتوں سے جو تیز نگاہوں سے خوب غور کرنے والی ہیں۔ واللہ اعلم۔

چھتیسواں: صفی بن فسیل شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: صفی۔

کنیت: ابن فسیل۔

نسبت: شیبانی، کسی ایک دادے کی طرف نسبت ہے۔

نسب: صفی بن فسیل شیبانی۔

قتال اور بلوچستان میں ورود: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قندابیل (گنداواہ بلوچستان) میں آیا۔

چند احوال: یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حامیوں میں سے تھے اور حضرت معاویہ اور زیاد کے خلاف باتیں کرتے تھے۔

وفات: زیاد نے صفی بن فسیل شیبانی کو بارہ محبین علی رضی اللہ عنہم کے ہمراہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق بھیجا۔ جب یہ لوگ دمشق سے چند فرسخ پیچھے پہنچ گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے

ایک شخص آیا، اس نے بات کی اور چھ شخصوں کو بھیجا، یہاں تک کہ لڑائی ان کے درمیان شدت پکڑ گئی جس میں صیفی بن فسیل اپنے چھ ہمراہیوں سمیت شہید ہوگئے اور یہ ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں ہوا۔[۲۴۴]

سینتیسواں: طَیّار رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: طیار۔

بلوچستان میں ورود: حجاج نے انہیں سندھ کے فاتح اور مکران کے وارد محمد بن قاسم کے احوال معلوم کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ آپ سندھ اور مکران تشریف لائے۔

چند احوال: جب محمد بن قاسم ثقفی فاتحِ سندھ کا خط حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے ایک شخص طیار نامی کو روانہ فرمایا تا کہ خفیہ طور پر محمد بن قاسم سے احوال معلوم کر کے آ کر حجاج کو بتلائے، پس طیار وہاں سے نکلا اور جب مکران پہنچا تو ایک آنے والے شخص کو دیکھا، پوچھا: آپ کہاں سے؟ اس نے کہا: محمد بن قاسم کی چھاؤنی سے، طیار نے کہا: ان کے کچھ حالات مجھے بتلاؤ، اس نے بیان کیا کہ گذر بسر کی تنگی، لشکر کی تکلیف بوجہ اناج اور چارہ کی کمی کے اور اونٹوں میں بیماری پیدا ہوجانے کے اور سواریوں کی کمزوری کے انتہا کو پہنچ چکی ہے، اسی لئے عربی فوج واپس لوٹ گئی ہے، اس پر طیار اس بیان کرنے والے قاصد کو لیکر واپس آ گیا اور جو کچھ اس سے سنا تھا، حجاج کو بتلا دیا، اس پر حجاج کو بہت صدمہ ہوا، حجاج تنگ دل ہوا اور علماء، مشائخ، صلحاء، محققین، مستحقین اور اکابرین کو نیک دعاؤں کی تاکید فرمائی اور طیار سے کہا کہ جس قاصد نے تمہیں خبر دی ہے، اس کو میرے پاس لے کر آؤ تا کہ وہ اپنا مشاہدہ ومطالعہ (خود) مجھ سے بیان کرے۔ طیار اسے فرصت کے وقت میں حجاج کے پاس لے کر آیا، حجاج نے اس سے کہا: آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ اس نے کہا: سندھ سے، حجاج نے کہا: محمد بن قاسم کے حال کے بارے میں آپ کو کیا معلوم ہے؟ اس نے کہا: سب خیر وعافیت سے ہیں بجز اس کے کہ گھوڑوں میں جذام کی بیماری لگ گئی ہے جس کی وجہ سے گھوڑے گر گئے ہیں اور اس کے بعد میں چلا آیا ہوں اور ابھی غلّہ سستا ہوگیا ہے اور باقی گھوڑے تندرست ہیں، ان میں کوئی بیماری نہیں، ان علاقوں کے تاجر غلّہ وغیرہ تجارت میں لاتے ہیں، اس پر حجاج نے کہا: میرے معتمد اور ڈاکیے نے مجھے اس طرح بتلایا (اور تم اس طرح کہہ رہے ہو) قاصد نے کہا: اس نے یہ قصہ مجھ سے ہی نقل کیا، لیکن اس نے مجھ سے پورا قصہ نہیں سنا، حجاج نے کہا: پھر تم نے کیوں پورا نہیں کہا؟ اس نے کہا: اس لئے کہ کہیں یہ چشم زخم لوگوں کے منہ نہ لگ جائے اور دوست ودشمن اس پر مطلع ہوجائے۔ پس حجاج نے اس شخص کو ایک نامہ دے کر دارالخلافت بھیجا تا کہ اس نے جو کلی، جزئی حال دیکھا ہے بتلادے۔[۲۴۵] بس اس کے علاوہ طیار

کے احوال پر مجھے اطلاع نہیں ہوئی بجز اس ٹکڑے کے جو میں نے علی بن حامد سے لکھا اور قاضی اطہر مبارکپوری نے تو اس سے بھی کم احوال لکھے ہیں ۲۴۶ اور وہ بھی علی بن حامد سے۔

اٹھتیسواں: کرز بن ابی کرز وبرہ عبدی، حارثی، کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: کرز۔

کنیت: ابوعبیداللہ۔

نسبت: عبدی، حارثی، کوفی۔ آخری نسبت جگہ کی طرف ہے اور پہلی دونوں دادوں کی طرف ہیں۔

نسب: ابوعبیداللہ کرز بن ابی کرز وبرہ عبدی، حارثی، کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۴۷

تابعیت: مشہور قول کی بناء پر آپؒ تابعین میں سے تھے، ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کرز بن ابی کرز تابعین میں سے تھے۔ ۲۴۸

فضیلت اور پرہیزگاری: آپ زاہدوں اور عابدوں میں سے تھے، بڑے رتبے والے تھے اور قاضی ابن شبرمہ آپ کے بارے میں حسنِ اعتقاد رکھتے تھے، آپ کے بارے میں شاعر نے کہا ہے:

لو شئت کنت ککرز فی تعبدہ - اوکابن طارق حول البیت والحرم
قد حال دون لذیذ العیش حالھما - وبالغا فی طلاب الفوز والکرم ۲۴۹

ترجمہ: اگر تو چاہے تو ہوجائے بندگی اختیار کرنے میں کرز کی طرح - یا بیت اللہ اور حرم کے اردگرد طواف کرنے میں ابنِ طارق کی طرح - ان دونوں کی زندگی کی لذت میں ان کا حال حائل ہوگیا اور انہوں نے کامیابی وکامرانی کی طلب میں انتہائی محنت ومشقت کی اور آپ مستجاب الدعوات تھے، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ انہیں اسمِ اعظم عطاء فرمائے اس شرط پر کہ وہ اسے دنیوی منافع میں استعمال نہیں کریں گے، پس اللہ تعالیٰ نے انہیں اسمِ اعظم عطاء فرمایا، انہوں نے اس کے ذریعے دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کی تلاوت پر قوت عطا فرمائے، یہ دعا ان کی قبول کرلی گئی، چنانچہ وہ روزانہ قرآن کریم تین مرتبہ پورا پڑھتے تھے۔ ۲۵۰ ان کے دیگر فضائل بھی بہت ہیں جن کا احاطہ (یہاں پر) ہمارا مطلوب نہیں۔

روایتِ حدیث: آپ رحمہ اللہ نے نعیم بن ابی ہند سے روایت کی ہے اور انس بن مالک سے آپ کو سماع حاصل ہے ۲۵۱ اور آپ سے سفیان ثوری، قاضی ابن شبرمہ، عبیداللہ بن ولید، صافی، فضیل بن غزدان اور ورقاء بن عمرد نے روایت کی ہے۔ ۲۵۲

قتال، امارت اور بلوچستان میں ورود: آپ رحمہ اللہ ۴۵ھ میں غزوۂ قیقان (قلات) میں شریک تھے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ۴۵ھ کے احوال میں کہا ہے اور اس [illegible] ابن عامر نے عبداللہ بن سوار عبدی کو بھیجا، پس اس نے قیقان کو فتح کیا اور غنیمت ہاتھ کی اور وہاں سے گھوڑے لائے اور کراز بن ابی کراز (یہ کاتب کی غلطی ہے، صحیح کرز بن ابی کرز ہے) عبدی کو نائب بنایا اور معاویہؓ کے پاس وفد بن کر گیا، معاویہ نے اسے اس کی ذمہ داری کی طرف واپس لوٹا دیا۔[۲۵۳] اور غزوۂ جرجان میں بھی یزید بن مہلب کے ساتھ کرز شریک تھے، پھر وہاں پر مستقل قیام پذیر ہوگئے اور آپ اصل میں کوفہ کے تھے، اسی طرح ہے ابن الجوزی کی صفۃ الصفوہ میں[۲۵۴] اور جان لیجئے کہ ان کا تفصیلی تذکرہ تواریخ میں لکھا ہے، وہیں رجوع کیا جائے، بالخصوص ابن الجوزی کی صفۃ الصفوہ اور ابوالقاسم سہمی کی تاریخ الجرجان کی طرف۔

انتالیسواں: مُجّاعہ بن سِعر تمیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مُجّاعہ، میم کے پیش، جیم کے شد جس کے بعد الف ہے پھر (بغیر نقطے کے) زبر والا عین ہے اور آخر میں تا، وقف ہے، ان کا نام تاریخ الخلیفہ[۲۵۵] میں مجاع بغیر تاء کے ہے۔ پہلا زیادہ متداول ہے لیکن دوسرا بھی مستعمل ہے۔

کنیت: ابن سِعر۔

نسبت: تمیمی، سعدی دونوں نسبتیں دادوں کی طرف ہیں۔

نسب: مجاعہ بن سعر بن زید بن حذیفہ تمیمی اور وہ قبیلۂ بنومرہ بن عبید بن مقاعس حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید منات بن تمیم سے ہیں۔[۲۵۶]

تابعیت: آپؒ تابعین میں سے تھے۔[۲۵۷]

فضیلت اور پرہیزگاری: آپ بہادر اور بڑے فاتح تھے۔[۲۵۸]

قتال، امارت اور بلوچستان میں ورود: آپ عمان کے والی تھے، بعد ازاں سندھ کے والی بنے،[۲۵۹] اور جب علافیوں نے حجاج بن یوسف کی طرف سے مکران کے والی سعید بن اسلم بن زرعہ کلابی کو قتل کیا تو حجاج بن یوسف نے مجاعہ بن سعر تمیمی کو مکران کا والی بنایا، چنانچہ مجاعہ نے جہاد کیا اور غنیمت ہاتھ کی اور قندابیل (گنداواہ بلوچستان) کے مختلف قبائل کو فتح کیا اور ایک سال بعد مجاعہ مکران میں فوت ہوگئے۔ شاعر نے کہا ہے:

ما من مشاهدک التی شاهدتها
الا یزینک ذکرها مُجّاعا ۲۶۰

ترجمہ: ان غزوات میں سے جن میں آپ شریک ہوئے کوئی غزوہ نہیں مگر اس کا ذکر آپ کے لئے زینت کا باعث ہے اے مجاع!

حجاج نے مجاعہ کو مکران، خراسان، ہندوستان اور قندابیل کا والی بنایا تاکہ علافیوں سے بدلہ لے، چنانچہ انہوں نے عظیم فتح حاصل کرلی اور یہ بروایت علی بن حامد ۸۵ھ کو ہوا اور دوسروں کی روایت میں ۷۵ھ پچھتر ہجری یا ۷۹ھ اناسی ہجری کو ہوا، اور لگتا ہے کہ ثانی روایت صحیح ہے، لیکن علافی لوگ مجاعہ کے پہنچنے سے پہلے ہی بھاگ گئے، جس پر مجاعہ نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ سندھ کے بادشاہ داھر بن چچ تک پہنچ گئے۔ ۲۶۱

چند احوال: مجاعہ بن سعر تمیمی کا ایک بھائی تھا جس کو قاسم بن سعر سعدی کہا جاتا تھا اور بڑے اشراف لوگوں میں سے تھا، عمان والوں نے اسے پھانسی چڑھا دیا، حجاج نے اس کے بھائی مجاعہ بن سعر تمیمی کو عمان والوں کی سرزنش کے لئے بھیج دیا، جب وہ عمان پہنچے تو دیکھا کہ ان کا بھائی ابھی تک پھانسی پر لٹکا ہوا ہے، پھانسی سے ہٹایا نہیں گیا، لوگوں نے ارادہ کیا کہ اسے پھانسی سے ہٹا دیں مگر مجاعہ بن سعر تمیمی نے ان کو منع کردیا، یہاں تک کہ باغیوں کو جو مزہ چکھانا تھا، چکھا دیا، پھر اپنے بھائی کو سولی سے ہٹایا۔ ۲۶۲

وفات: مجاعہ بن سعر تمیمی مکران میں ایک سال والی رہ کر فوت ہوگئے ۲۶۳ اور یہ ۸۰ھ اسی ہجری یا ۷۹ھ اناسی ہجری میں ہوا۔ ۲۶۴

چالیسواں: محمد بن عثمان جوزجانی، لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: محمد۔

کنیت: ابومحمد یا ابن محمد یا ابن منہاج الدین عثمان۔

نسبت: جوزجانی لاہوری، دونوں نسبتیں جگہوں کی طرف ہیں۔

لقب: امام سراج الدین۔

نسب: محمد بن عثمان بن ابراہیم بن عبدالخالق جوزجانی، لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ ۲۶۵

فضیلت اور پرہیزگاری: آپ مختلف علوم میں عالم، فاضل اور شیخ تھے، فقہ، اصول، حدیث (اس

لئے کہ فقہ میں کمال بغیر حدیث کے حاصل نہیں ہوسکتا) اور علوم عربیہ میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے، ان کا ذکر ان کے بیٹے عثمان بن محمد بن عثمان جوزجانی نے کتاب ''طبقات ناصری'' میں کیا ہے اور نورالدین عوفی نے ان کو اپنی کتاب ''لباب الالباب'' میں ذکر کیا ہے اور ان کے فضل وکمال کی تعریف کی ہے اور ان کے یہ اشعار نقل کیے ہیں:۔

دل بررخ خوب تو میل افتاد است - جان دیدہ بر امید لبت بکشا داست
چشم آب زان خاک درت خواہد بود - گر عمر وفا کند قرار ایں داد است ۲۶۶

ترجمہ: دل کا تیرے حسین چہرے کی طرف میلان ہوگیا ہے - روح نے آنکھ تیرے ہونٹ کی امید پہ کھولی ہے - آنسو بھری آنکھ تیرے در کا خاک ہونا چاہتی ہے - اگر زندگی نے وفا کی سکون اسی سے ہے۔

عُہدے: آپ بادشاہوں اور سرداروں کے مقرب ہوچکے تھے تو شہاب الدین غوری نے انہیں لاہور ۵۸۳ھ پانچ سو تراسی ہجری میں فوج کا عہدۂ قضاء دیا، چنانچہ آپ چند سال اس میں رہے اور ۵۸۹ھ پانچ سو نواسی ہجری میں بہاء الدین سام بن محمد بامیانی انہیں بامیان لے آئے اور بڑی قضاء (قاضی القضات) کا عہدہ انہیں سپرد کیا اور وہاں پر دو مدرسوں کا نگران بھی انہیں بنایا اور دیگر شرعی عہدے مثل خطابت اور احتساب وغیرہ انہیں سونپ دیے۔ ۲۶۷

ولادت، وفات، چند احوال اور بلوچستان میں ورود: محمد بن عبدالوہاب قزوینی نے لباب الالباب پر اپنی تعلیقات میں کہا ہے کہ جب تاج الدین نے ملک سیستان میں جنگ کی تو انہیں عباسی خلیفہ ناصر لدین اللہ کی طرف سفیر بنا کر بغداد بھیجا، پھر غیاث الدین غوری نے انہیں دوسری مرتبہ بھیجا، جب بغداد سے دوسری مرتبہ واپس لوٹ رہا تھا اور مکران پہنچا تو اچانک موت نے آگھیرا، چنانچہ وہیں پر ہجری سال پانچ سو نوے سے کچھ اوپر میں فوت ہوگئے، آپ لاہور میں پیدا ہوئے اور سمرقند میں پھلے، پھولے اور اپنے وقت کے اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا، آپ کا بیٹا عثمان بن محمد بن عثمان مشہور کتاب ''طبقاتِ ناصری'' کے مصنف ہیں۔ ۲۶۸

هذا فتم ميقات ربه اربعين ليلة

بلوچستان میں رہنے والے محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

محدثینِ خضدار رحمہم اللہ تعالیٰ

اکتالیسواں: ابوداؤد سیبویہ بن اسماعیل قزداری مکی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: سیبویہ۔

کنیت: ابوداؤد۔
نسبت: واحدیؒ، دادوں میں سے کسی ایک کی طرف نسبت ہے اور قزداری وطنِ اصلی قزدار (خضدار) بلوچستان کی طرف نسبت ہے اور مکی دارالہجرت مکۃ المکرمہ کی طرف نسبت ہے۔
نسب: ابوداؤد سیبویہ بن اسماعیل بن داؤد بن ابی داؤد واحدی، قزداری، مکی رحمہ اللہ تعالیٰ، اسی طرح ان کا نسب سمعانی نے انساب میں بیان کیا ہے۔ ۲۶۹
روایتِ حدیث: انہوں نے حدیث سنی ہے ابوالقاسم علی بن محمد بن عبداللہ بن یحییٰ بن طاہر حسینی اور ابوالفتح رجا بن عبدالواحد اصبہانی اور ابوالحسین یحییٰ بن ابی الحسن رواسی حافظ (الحدیث) سے۔ ۲۷۰ اور ان سے احادیث مشہور محدث دھقانی، جرجانی، حافظ الفقیان عمرو بن ابی الحسین رواسی متوفی ۵۰۴ھ نے سنی ہیں۔ ۲۷۱
فضیلت، پرہیزگاری اور چند احوال: آپؒ خضدار اور مکۃ المکرمہ زادہا اللہ شرفا میں مشہور محدث تھے، آپؒ خضدار سے مکہ مکرمہ منتقل ہوئے اور وہیں پر رہے، بسے اور حدیث بیان کی اور آپؒ دوسرے عالم محدث ہیں جنہوں نے مکۃ المکرمہ میں محمد بن ابراہیم دیبلی کے بعد درس حدیث دیا۔ ۲۷۲ اور آپ کی رحلت مکہ مکرمہ کی طرف ۴۶۳ھ یا ۴۶۰ھ میں ہوئی۔ ۲۷۳
وفات: آپؒ نے ۴۶۰ھ سے کچھ اوپر یا اس کے بھی بعد فوت ہوئے، اسی طرح ہے رجال السند والہند میں۔ ۲۷۴

بیالیسواں: ابومحمد جعفر قصداری رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: جعفر۔
کنیت: ابومحمد۔
نسبت: قصداری، یہ وطنِ اصلی کی طرف نسبت ہے اور قصدار پہلے زمانے میں سندھ میں شمار کیا جاتا تھا، اس لئے ان کو سندھ کی طرف منسوب کر کے سندھی بھی کہا جاتا ہے اور بلخی نسبت ہے وطنِ رحلت بلخ کی طرف جو کہ خراسان کا علاقہ ہے۔
نسب: ابومحمد جعفر بن خطاب قصداری رحمہ اللہ تعالیٰ، اسی طرح سمعانی نے قصدار کے بیان میں فرمایا ہے۔ ۲۷۵
فضیلت اور پرہیزگاری: آپؒ مشہور عابد محدث، زاہد فقیہ تھے، آپ کے زمانے میں کوئی ہمعصر آپ کے کمال کے قریب تک نہ پہنچ سکا۔ ۲۷۶ اور آپ کے شاگردوں میں حافظ الحدیث۔ چمکتے محدث ابوالفتح عبدالغافر بن حسین بن علی کاشغری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۴۷۶ھ ہیں۔ ۲۷۷

روایتِ حدیث: آپ نے حدیث ابوالفضل عبدالصمد بن محمد بن بصیر عاصمی سے سنی اور آپ سے ابوالفتح عبدالغافر بن حسین بن علی کاشغری الحافظ الالمعی نے حدیث روایت کی ہے۔۲۷۸

چند احوال: آپؒ خضدار میں پیدا ہوئے اور وہیں بڑے ہوئے، پھر خراسان کے شہروں میں سے ایک شہر بلخ کی طرف رحلت فرمائی اور وہیں ٹھر گئے اور اسے وطن بنالیا۔

وفات: فقیہ جعفر بن خطاب خضداری ان متقدمین بزرگوں میں سے ہیں جو پانچویں صدی سے پہلے جیئے اور فوت ہوئے، ۲۷۹ یا پانچویں صدی کی ابتداء میں، اسی طرح ذکر کیا ہے سمعانی نے کتاب الانساب میں۔۲۸۰

علماء قندابیل (گنداواہ) رحمہم اللہ تعالیٰ

تینتالیسواں: ابوعیینہ بن مہلب ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: ابوعیینہ، بے شک مبرد نحوی نے اکمال میں تصریح کی ہے کہ جو شخص آلِ مہلب میں ابوعیینہ کے ساتھ پکارا جاتا ہے تو وہ اس کا نام (علَم) ہے اور کنیت اس کی ابوالمنہال ہوتی ہے۔۲۸۱

کنیت: ابوالمنہال۔

نسبت: ازدی، عتکی، بے شک دونوں کی تحقیق گذر چکی۔

نسب: ابوالمنہال ابوعیینہ بن ابی صفرہ بن سراق بن صبح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن ازد بن عمران ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔۲۸۲

تبع تابعیت: آپ رحمہ اللہ تعالیٰ تبع تابعین میں سے ہیں۔

روایتِ حدیث: آپ نے امام اعمش سے روایت کی ہے اور آپ سے آپ کے بیٹے محمد بن ابی عیینہ نے روایت کی ہے اور آپ کے بیٹے سے عباس عنبری نے روایت کی ہے۔۲۸۳

چند احوال اور وفات: ابوعیینہ نے قندابیل کو وطن بنایا اور اسی میں رہے اور جب ہلال بن احوز مازنی نے ۱۰۲ھ میں آلِ مہلب کا قندابیل میں قتلِ عام کیا تو آلِ مہلب سے کچھ افراد اس نے قید کر لئے جن میں سے ابوعیینہ بھی تھا، وہ ان کو لے کر خلیفہ یزید بن عبدالملک کے پاس آیا تو خلیفہ نے ان کو قتل کردیا اور کہا گیا ہے کہ ابوعیینہ کو ابوعیینہ کی بہن ہند بنت مہلب کی سفارش کی وجہ سے قتل نہیں کیا۔۲۸۴

چوالیسواں: حاجب بن ذبیان مازنی، شاعر صاحب الفیل رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: حاجب۔
کنیت: ابنِ ذبیان۔
نسبت: مازنی، قومی نسبت ہے۔
لقب: ثابت القطنہ، صاحب الفیل، پہلے لقب سے یوں مشہور ہوئے کہ ایک لڑائی میں ان کی آنکھ تیر لگ کر ماؤف ہوگئی جس پر وہ روئی رکھا کرتا تھا، اسی سے ثابت القطنہ کے لقب سے مشہور ہوئے اور دوسرا لقب انہیں یزید بن مہلب ازدی نے دیا جب ان کو خراسان کے علاقوں میں سے ایک علاقے کا والی بنایا۔ ۲۸۵ اور وہ شعر کہا کرتے تھے اس لئے شاعر کے لقب سے مشہور ہوئے۔
نسب: حاجب بن ذبیان مازنی، شاعر صاحب الفیل رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آپ بنی مالک بن عمرو بن تمیم سے تھے۔ ۲۸۶
چند احوال: آپ دورِ بنی امیہ کے مشہور شعراء میں سے ہیں اور آپ قندابیل میں رہا کرتے تھے اور ہلال بن احوز مازنی کے قتال میں قندابیل میں تھے، جس میں شعر کہا ہے:

فان ارحل فمعروف خليلي – فان اقعد فما لي من خمول
لقد قرت بقندابيل عيني – وساغ لي الشراب على الغليل
غداة بنو المهلب من اسير – يقاد به ومستلب قتيل ۲۸۷

ترجمہ: اگر میں (یہاں سے) چلا جاؤں تو اے میرے مخلص دوست! اچھا ہے۔ اور اگر (یہیں) بیٹھ رہوں تو مجھ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! قندابیل میں میری آنکھ ٹھنڈی ہوگئی اور پینا میرے لئے خوشگوار ہوگیا سخت پیاس پر۔ جس صبح بنومہلب قیدی ہوکر کھینچے جارہے ہیں اور قتل ہوکر ساز وسامان چھینے ہوئے ہیں۔

پینتالیسواں: زیاد بن مہلب ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: زیاد۔
کنیت: ابی مہلب۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: زیاد بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی۔
چند احوال: یہ بھی اس آلِ مہلب میں سے ہیں جنہیں ہلال بن احوز نے قندابیل میں ۱۰۲ھ

میں بدترین انتقام کا نشانہ بنایا۔ طبری نے کہا ہے جب وداع بن حمید اور عبدالملک بن ہلال نے آلِ مہلب سے دھوکہ کیا اور معاہدہ توڑا اور ہلال بن احوز کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے تو مہلب والے (آلِ مہلب) میدان میں تن تنہا رہ گئے، چنانچہ قتال کرتے ہوئے باہر نکلے اور تلواریں سونت لیں، مقابلہ کیا اور مارے گئے اور جب بلکل کمزور ہو گئے اور صلح کے بغیر کوئی چارہ نہ دیکھا تو ہلال بن احوز سے صلح وامن کی درخواست کی لیکن ہلال بن احوز نے قبول نہیں کی، ان کو قتل کر دیا گیا اور قیدی بنائے گئے جس میں زیاد بن مہلب بھی مقتولین میں سے تھے۔ ۲۸۸ے

چھیالیسواں: عثمان بن مفضل ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: عثمان۔
کنیت: ابن مفضل۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: عثمان بن المفضل بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: آپ قندابیل میں ۱۰۲ھ کے مقتولینِ آلِ مہلب میں سے تھے لیکن آپ نے اور آپ کے چچا ابوعیینہ بن مہلب نے راجہ رتبیل سے پناہ کی درخواست کی تو اس نے آپ دونوں کو قبول کرلیا۔ اسی طرح لکھا ہے تاریخِ طبری میں۔ ۲۸۹ے

سینتالیسواں: عمرو بن یزید ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: عمرو۔
کنیت: ابنِ یزید۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: عمرو بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: آپ قندابیل میں ۱۰۲ھ کے مقتولین آلِ مہلب میں سے تھے۔ ۲۹۰ے

اڑتالیسواں: مدرک بن مہلب ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مدرک۔
کنیت: ابن مہلب۔
نسبت: ازدی، عتکی۔

نسب: مدرک بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: آپ بھی ہلال بن احوز مازنی کے معرکۂ قندابیل ۱۰۲ھ کے مقتولین میں سے تھے اور اس سے پہلے آپ عثمان بن مسعود کے قتل کے بعد ترمذہ کے امیر تھے اور یہ یوں ہوا کہ حجاج کی جانب سے خراسان کے والی مفضل بن مہلب نے عثمان بن مسعود کو ترمذہ (کے ایک جزیرے میں) بھیجا تاکہ وہاں پر امیر رہے، ایک لشکر کے ساتھ جو کہ پندرہ ہزار فوجیوں پر مشتمل تھا، جب یہ وہاں کے سابق باغی، قابض والی، موسیٰ بن عبداللہ بن حازم نے سنا تو شہر سے باہر نکلا اور شہر والوں سے کہا کہ عثمان بن مسعود کے ہاتھ شہر نہ دینا بلکہ مدرک بن مہلب کو دے دینا، چنانچہ قتال میں عثمان بن مسعود مارا گیا اور شہر مدرک بن مہلب کی زیرِ امارت دے دیا گیا اور یہ ۸۵ھ کا واقعہ ہے۔ ۲۹۱ے

انچاسواں: مروان بن یزید بن مہلب ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مروان۔
کنیت: ابنِ یزید۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: مروان بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: آپ خلیفہ یزید بن عبدالملک کے دور میں بھاگ کر سندھ آگئے اور قندابیل کے مشہور معرکے میں قتل کردیے گئے۔ ہلال ابن احوز مازنی نے انہیں ۱۰۲ھ میں قتل کردیا۔ ۱۹۲ے

پچاسواں: معاویہ بن مہلب ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: معاویہ۔
کنیت: ابنِ مہلب۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: معاویہ بن مہلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: یہ بھی قندابیل کے مقتولین میں سے ہیں ۱۰۲ھ میں ہلال بن احواز مازنی کے ہاتھ سے۔ ۲۹۳ے

اکاونواں: معاویہ بن یزید ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: معاویہ۔
کنیت: ابنِ یزید۔

نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: معاویہ بن یزید بن مھلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: ہلال بن احوز مازنی کے ہاتھوں قندابیل میں قتل کیا گیا۔۲۹۴

باون واں: مفضل بن یزید ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مفضل۔
کنیت: ابن یزید۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: مفضل بن یزید بن مھلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: ہلال بن احوز مازنی کے مقتولینِ قندابیل میں سے تھے، ۲۹۵ ابن حبان نے فرمایا ہے کہ انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے اور ان سے حاجب بن مفضل مھلبی ازدی نے۔۲۹۶

ترپن واں: منجاب بن ابی عیینہ ازدی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: منجاب۔
کنیت: ابن ابی عیینہ۔
نسبت: ازدی، عتکی۔
نسب: منجاب بن ابی عیینہ بن مھلب بن ابی صفرہ ازدی، عتکی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: قندابیل کے مشہور معرکہ ۱۰۲ھ میں قتل کیا گیا۔ ۲۹۷

فائدہ فریدہ: قاضی اطہر مبارکپوری نے ابن خلکان سے نقل کیا ہے کہ تحقیق مھلبیوں کا مذکورہ واقعہ جس میں مھلبی، ہلال بن احوز مازنی کے ہاتھ سے مارے گئے، فارس کے ایک مقام عقبہ میں ہوا، پھر قاضی صاحب نے اس قول کو رد فرما کر کہا ہے! صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ قندابیل میں ۱۰۲ھ میں ہوا۔ ۲۹۸ میں کہتا ہوں! حق وہی ہے جو قاضی اطہر مبارکپوری نے فرمایا ہے، اس لئے کہ تاریخی شواہد اس کی تائید کرتی ہیں، جو کہ اصحابِ تاریخ پر مخفی نہیں ہیں۔

بعد ازاں جان لیجئے کہ مھلبین، قندابیل سندھ (یعنی گنداواہ بلوچستان) کیوں آئے اور کب آئے؟ یہاں تک کہ اس میں قتل کردیئے گئے، پس میں کہتا ہوں! اس میں کافی تفصیل ہے، مختصر بات اس میں وہ ہے جو علامہ بلاذریؒ نے کہی ہے، چنانچہ نیچے ان کی بعینہ عبارت (کا ترجمہ دیا جاتا) ہے۔

بلاذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یزید بن ابی کبشہ سرزمین سندھ آنے کے اٹھارہ دن بعد مرگیا اور سلیمان بن عبدالملک نے حبیب بن مھلب کو سندھ کی جنگ پر عامل بنایا، وہ سندھ آئے اور ہندوستانی بادشاہ اپنے، اپنے ممالک کی طرف واپس لوٹ گئے، چنانچہ حلیشہ بن داھر، برہمناباذ چلا گیا اور حبیب، مہران کے کنارے پر اتر گیا تو اہل رور (روہڑی والوں) نے اسے اپنی تابعداری کا عہد دیا اور ایک قوم سے اس نے لڑائی کی، چنانچہ ان پر کامیاب ہوا، پھر سلیمان بن عبدالملک مرگیا اور ان کے بعد عمر بن عبدالعزیز کی خلافت تھی تو آپنے بادشاہوں کو لکھا، ان کو اسلام اور اطاعت کی دعوت دی، اس بات پر کہ وہ ان کو بادشاہ برقرار رکھے گا اور جو منافع مسلمانوں کے لئے ہیں، وہ ان کے لئے ہوں گے اور مسلمانوں پر جو نقصانات ہیں، وہ ان پر ہوں گے اور ان بادشاہوں کو ان کی سیرت اور مذہب کے بارے میں پہلے معلومات ہوچکی تھیں، چنانچہ حلیشہ نے اور دیگر بادشاہوں نے اسلام قبول کرلیا اور اپنے نام عربوں کے نام پر رکھ لئے اور عمر کا عامل اس سرحد پر عمرو بن مسلم باہلی تھا، اس نے ہندوستان کے بعض حصوں میں جہاد کیا اور کامیاب ہوا اور بنو المھلب یزید بن عبدالملک کے دور میں سندھ بھاگ گئے تھے تو انہوں نے ان کی طرف ہلال بن احوز تمیمی کو روانہ کیا، وہ ان سے ملا، چنانچہ قندابیل میں مدرک بن مہلب کو قتل کیا اور بنی مہلب کے مفضل، عبدالملک، زیاد، مروان اور معاویہ کو قتل کردیا اور دوسروں میں معاویہ بن یزید کو قتل کردیا۔ بلاذری کی بات پوری ہوگئی۔ ۲۹۹

محدثینِ مُکران رحمہم اللہ تعالیٰ

چوں واں: ابوالحفص عمر مکرانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: عمر۔

کنیت: ابوالحفص۔

نسبت: مکرانی، ان کے وطن مکران بلوچستان کی طرف نسبت ہے۔

نسب: ابوالحفص عمر بن محمد بن محمد بن سلیمان مکرانی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

چند احوال: آپ مکران کے باشندوں میں سے تھے، علم حاصل کرنے کے لئے عراق کا سفر کیا، پھر حجاز کا اور حجاز میں علم حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام ابوالحسن محمد بن احمد بزاز سے حاصل کیا اور آپ کے تلامذہ میں سے ابوالقاسم شیرازی ہیں جنہوں نے ابوالحسن سے بھی روایت کی ہے۔ ۳۰۰

محدثینِ بوقان (خاران) بلوچستان رحمہم اللہ تعالیٰ

پچپن واں: فضل اللہ بوقانی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: فضل اللہ۔
کنیت: ابن محمد۔
نسبت: بوقانی، وطن اصلی کی طرف نسبت ہے جو کہ بوقان ہے اور آجکل خاران بلوچستان سے مشہور ہے اور شافعی نسبت ہے فقہی مذہب کے اعتبار سے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف۔
لقب: ابوالمکارم۔
نسب: ابوالمکارم فضل اللہ ابن حافظ ابوسعید محمد بوقانی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: امام ذہبیؒ نے ان کو تذکرۃ الحفاظ میں امام بغوی صاحب مصابیح السنۃ متوفی ۵۱۶ھ کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے، چنانچہ فرمایا: اور آخری وہ شخص جنہوں نے ان سے بالا جازۃ روایت حدیث کی ہے، ابوالمکارم فضل اللہ بن محمد بوقانی ہیں جو کہ چھ سو ہجری کے حدود تک زندہ تھے۔۳۰۱ آپ بوقان میں پیدا ہوئے ۵۱۳ھ یا ۵۱۴ھ میں پھر نیشاپور چلے گئے اور وہاں بیمار ہوگئے، پس دوبارہ اپنے وطن مالوف بوقان آگئے اور وہاں ۶۰۸ھ میں فوت ہوگئے اور محمد بن یحییٰ سے علمِ فقہ حاصل کیا۔۳۰۲ میں کہتا ہوں اگر ذہبی کا قول صحیح ہے تو پھر ان کی اس تاریخِ ولادت میں اشکال ہے۔

چھپن واں: محمد بن احمد بوقانی سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: محمد۔
کنیت: ابن محمد۔
نسبت: بوقانی، یہ نسبت ان کے وطنِ اصلی بوقان سندھ کی طرف ہے (اور آجکل وہ خاران بلوچستان ہے) اور سندھی بھی اسی طرح ہے۔
نسب: محمد بن احمد بن منصور بوقانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: آپؒ بوقان میں پیدا ہوئے اور ابوحاتم بن محمد بن حبان بستی متوفی شوال ۳۵۴ھ سے حدیث کی روایت کی ہے، ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظ امام ابوحاتم بن حبان بستی کے ترجمہ میں فرمایا ہے: اور حدیث روایت کی ہے اس سے حاکم، منصور بن عبداللہ خالد، ابومعاذ عبدالرحمٰن بن محمد بن رزق اللہ، ابوالحسن محمد بن احمد بن ہارون زوزنی اور محمد بن احمد بن منصور بوقانی اور دیگر لوگوں نے۔۳۰۳

ستاون واں: محمد بن احمد بن محمد بوقانی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: محمد۔
کنیت: ابن محمد۔
نسبت: بوقانی، وطن اصلی کی طرف نسبت ہے اور شافعی نسبت ہے فقہی مذہب کے لئے۔
نسب: محمد بن احمد بن محمد بن خلیل بن احمد بوقانی، شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ۔
چند احوال: سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا ہے: محمد بن احمد بن محمد بن خلیل بن احمد بوقانی ۴۶۷ھ چار سو سڑسٹھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ابوبکر بن خلف شیرازی سے سماع حدیث کیا، روایت کی ہے اس سے عبدالرحیم بن سمعانی نے اور کہا ہے کہ وہ ۵۴۸ھ پانچ سو اڑتالیس ہجری اواخر محرم میں بوقان میں فوت ہو گئے۔[۳۰۴]

اٹھاون واں: ابوسعید محمد بوقانی، شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: محمد۔
کنیت: ابوسعید۔
نسبت: بوقانی، وطنِ اصلی کی طرف نسبت ہے۔
نسب: ابوسعید محمد بن اسعد بن محمد بوقانی، شافعیؒ اور آپ سدید الدین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔
چند احوال: سبکی نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا ہے: محمد بن اسعد بن محمد بوقانی، ابوسعید نے فقہ غزالی سے حاصل کیا اور علی بن موسیٰ رضا کے معرکۂ شہادت ۵۵۶ھ پانچ سو چھپن ہجری میں واقعہ غزو میں قتل کر دیے گئے اور انکو لقب سدید دیا جاتا تھا۔ ترجمہ ابن باطیش[۳۰۵]

محدثینِ قیقان (قلات) رحمہم اللہ تعالیٰ

انسٹھواں: مقسم قیقانی، کوفی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مقسم۔
نسبت: قیقانی، کوفی۔
چند احوال: (۱) ابن سعد نے فرمایا ہے: اور مقسم، قیقانی قیدیوں میں سے تھے جو خراسان اور زابلستان کے درمیان ایک مقام ہے[۳۰۶] اور وہ حضرت علیؓ کی خلافت میں حارث بن مرہ عبدی کے

ہاتھ سے ۳۰ھ میں جب قیقان فتح ہوا، اس میں قید کر لیے گئے اور یہی فتح وہ اوّلین اسلامی فتوحات میں سے ہے جو سندھ اور ہندوستان میں ہوئیں اور اس میں مختصر و مستحکم بات وہ ہے جو بلاذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے، جسے میں پوری کی پوری نقل کیے دیتا ہوں: بلاذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتوح البلدان کے فتوح السند میں فرمایا ہے: بتلایا ہم کو علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۵ھ میں بحرین اور عمان کا عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کو والی بنایا، انہوں نے اپنے بھائی حکم کو بحرین بھیجا اور خود عمان چلا گیا اور ایک لشکر کو تانہ (تھانہ) کی طرف کا علاقہ سپرد کیا۔ جب لشکر واپس لوٹ آیا تو حضرت عمر کو یہ بات بتلانے کے لئے ان کی طرف خط لکھا جس پر حضرت عمر نے ان کو (جواب میں) لکھا یا **اخا ثقیف حملت دودا علی عود وانی احلف باللہ الو اصیبوا لاخذت من قومک مثلھم**. یعنی اے ثقیف کے بھائی! کیڑے کو تو نے لکڑی پر اٹھایا اور بیشک میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں، اگر ان کو کچھ ہوجاتا تو میں تیری قوم سے ان کی مثل لے لیتا، اور حکم کو بھی بروص (بھڑوچ) بھیجا اور اس کے بھائی مغیرہ بن ابی العاص کو خور دیبل بھیجا، اس نے دشمن سے مقابلہ کیا اور کامیاب ہوا، پھر جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو عراق کا والی بنایا تو ان کو حکم کرتے ہوئے لکھا کہ ہندوستان کی سرحد کی طرف ایسا آدمی بھیج جو وہاں کے حالات معلوم کرے اور خبر لے کر آئے، پس انہوں نے حکیم بن جبلہ عبدی کو بھیجا، جب وہ واپس آیا تو اسے ہی حضرت عثمان کے پاس پیغام پہنچانے کے لئے بھیج دیا، حضرت عثمانؓ نے اس سے علاقوں کے حالات دریافت کیے تو اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے ان (حالات) کو معلوم کیا اور خوب گہرائی تک پہنچا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: میرے آگے بیان کرو۔ اس نے کہا! **ماؤھا وشل وثمرھا دقل ولصھا بطل، ان قلّ الجیش ضاعوا وان کثروا جاعوا**. ترجمہ: پانی وہاں کا تھوڑا ہے جو رِس رِس کر آتا ہے، اور پھل وہاں کا ردی (کھجور) ہے اور چور وہاں کا دلیر (بہادر) ہے، اگر لشکر کم ہو تو ضائع (ہلاک) ہوجائیں اور اگر زیادہ ہوں تو بھوکے (مرجائیں)۔ تو اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو (بات) بتلا رہا ہے یا تک بندی کے فقرے بول رہا ہے، اس نے کہا: بلکہ بات بتلا رہا ہوں، پس حضرت عثمانؓ نے وہاں جہاد کے لئے کسی کو نہ بھیجا، پھر جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۳۸ھ کا آخر اور ۳۹ھ کی ابتداء ہوئی تو حضرت حارث بن مرہ عبدی باجازت حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضا کارانہ طور پر اس سرحد کی طرف گئے، چنانچہ کامیاب ہوئے اور غنیمت بھی پائی اور قیدی بھی ہاتھ کیے اور ایک ہی دن میں ایک ہزار قیدی تقسیم کیے، پھر وہ اور ان کے ساتھ والے سرزمینِ قیقان میں قتل کیے گئے بجز چند ایک کے اور ان کا قتل ۴۲ھ میں ہوا اور قیقان سندھ کے ان شہروں میں سے

ہے جو خراسان سے لگتے ہیں، پھر اس سرحد میں مہلب بن ابی صفرہؓ نے معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں ۴۴ھ میں جہاد کیا ۳۰۷ بلاذری کی بات پوری ہوگئی۔ میں کہتا ہوں: مقسم قیقانی، قیقانی قیدیوں میں سے تھے جیسا کہ قاضی اطہر مبارکپوری کا خیال ہے ۳۰۸ اور ابن سعد نے اس کی تصریح کی ہے۔

(۲) مقسم قیقانی آزاد کردہ غلام تھا قبیلۂ اسد بن خزیمہ کے عبدالرحمان بن قطبہ اسدی کا۔

(۳) اور مقسم قیقانی سے بہت سے مشہور محدثین کرام پیدا ہوئے جنہوں نے حدیث کی خدمت کی اور انہیں میں سے ان کا بیٹا ابراہیم بن مقسم قیقانی ہے۔

(۴) اور ابراہیم کوفہ کے علماء میں سے تھا، تجارت کرتا تھا۔ اشیاء کوفہ سے بصرہ لے جاتا اور بیچ کر پھر کوفہ آجاتا اور ایک مرتبہ کچھ دن بصرہ میں رہ گیا۔ پس بنی شیبان کی باندھی عُلَیہ بنت حسان سے شادی کرلی اور علیہ بڑی عاقلہ، فاضلہ اور شرافت والی تھیں اور علماء وفقہاء کے درمیان ان کا بڑا بلند رتبہ تھا اور وہ بصرہ کے ایک مقام عوقہ میں رہا کرتی تھیں۔ وہ جگہ انہی کے نام سے پہچانی جاتی تھی اور عوقہ کے علماء، صلحاء اور اشراف جیسے صالح مری وغیرہ ہیں ان کے پاس آتے تھے۔ پس وہ ان سے بحث کرتی تھی علمی وفقہی مسائل میں اور سوال جواب کرتی تھی۔

(۵) اور علیہ بنت حسان کے پیٹ سے ابراہیم کو ایک بیٹا ہوا ۱۱۰ھ میں اس کا نام اسماعیل رکھا پس وہ اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم قیقانی ہیں اور ان کو ان کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے پس ان کو اسماعیل ابن علیہ کہا جاتا ہے اور وہ اسی سے مشہور ہیں اور اسماعیل کے بعد علیہ کے پیٹ سے ابراہیم کو ربعی بن ابراہیم پیدا ہوا۔

(۶) اور ابن سعد نے ابوالبشر اسماعیل بن علیّہ کے بارے میں لکھا ہے: **وكان ثقةً ثبتًا في الحديث حجةً.** ۳۱۰ ترجمہ: اور وہ حدیث کے بارے میں ثقہ، ثبت اور حجت تھے اور اسماعیل بن عُلَیہ بصرہ میں اپنی ماں عُلَیہ کے ساتھ رہا کرتے تھے، اگرچہ ان کا باپ ابراہیم کوفہ کا تھا اور اسماعیل بن ابراہیم بھی عبدالرحمان بن قطبہ اسدی کے غلاموں میں سے شمار کیے جاتے ہیں ان کے دادے مقسم قیقانی کی طرح۔

(۷) اور اسماعیل بن علیہ اپنی ماں کے ساتھ بصرہ میں رہا کرتا تھا، پس اس نے علمِ حدیث حاصل کیا اور بصرہ کے صدقات پر والی تھا، پھر خلیفہ ہارون کی جانب سے ان کے دور کے آخر میں مظالم پر امیر بنائے گئے، پھر بغداد اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا اور مستقل وہیں پر قیام کیا یہاں تک کہ بغداد میں منگل کے دن دسویں ذوالقعدہ ۱۹۳ھ میں وفات پاگیا اور بدھ کے دن مقابر عبداللہ بن مالک میں دفن کیے گئے اور نمازِ جنازہ لوگوں کو اس کے بیٹے ابراہیم بن اسماعیل ابن علیہ نے پڑھائی اور وکیع بن جراح اسماعیل کی وفات کے دن بغداد میں تھا۔ ۳۱۱

ساٹھواں: ابوالقاسم حاجی ابن سلطان محمد تونیانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: نام پر مجھے اطلاع نہ ہوسکی البتہ مشہور ابوالقاسم تونیانی سے ہیں۔

کنیت: ابوالقاسم۔

لقب: حاجی۔

نسبت: تونیانی، یہ نسبت ان کے وطنِ اصلی کی طرف ہے جو کہ کچھی بلوچستان کے مضافات میں ہے۔

نسب: العبد الراجی الحاج ابوالقاسم ابن المرحوم المبرور مولانا سلطان محمد الحاجی المشتہر تونیانی۔۳۱۲ یعنی ابوالقاسم ابن سلطان محمد تونیانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

چند احوال: (۱) آپ بڑے پایہ کے عالم تھے، علومِ دینیہ مثل حدیث، فقہ وغیرہ کے خدمتگار تھے، خصوصاً قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کے اور آپ قرآن کریم کے ترجمہ (فارسیہ) سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔

(۲) آپ تونیان میں رہتے تھے اور تونیان مٹھڑی کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے اور مٹھڑی کچھی بلوچستان کے علاقوں میں سے ہے (اور حال میں جب میں کوئٹہ گیا تو معلوم ہوا کہ تونیان ت،و،ن،ی،ا، ن مٹھڑی کے علاقہ ''لہڑی'' کا ایک قصبہ ہے)

(۳) انہوں نے ۹۷۷ھ نوسو ستتر ہجری میں قرآن کریم کا فارسی ترجمہ کیا اور یہ ترجمہ تین سو چھپن اوراق پر مشتمل ہے اور بلوچی (براہوئی) اکیڈمی کوئٹہ بلوچستان میں اس ترجمہ کا قلمی نسخہ موجود ہے (حال میں جب میں کوئٹہ گیا اور یہ نسخہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ دراصل یہ نسخہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا ذاتی ہے، چونکہ ڈاکٹر صاحب مقالہ لکھتے وقت براہوئی اکیڈمی میں ذمہ دار تھے، اس لئے مقالہ میں انہوں نے براہوئی اکیڈمی کوئٹہ لکھوادیا لیکن کاتب کی غلطی سے براہوئی کی بجائے بلوچی کا لفظ لکھ دیا گیا اور اب یہ نسخہ ڈاکٹر صاحب کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے اور ڈاکٹر صاحب آجکل بلوچستان ہائی کورٹ کوئٹہ کے رجسٹرار ہیں اور بلوچستان وغیرہ سے متعلق کئی دینی وتاریخی کتب کے مؤلف اور ڈبل پی-ایچ-ڈی بھی ہیں) جس میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں: (۱) قرآن کریم کالی روشنائی اور فارسی ترجمہ سرخ روشنائی سے لکھی ہوئی ہے۔ (۲) دونوں لکھائیاں عمدہ ہیں۔ (۳) ہر سورۃ کی ابتداء میں تعدادِ آیات وحروف وکلمات فارسی میں لکھی ہوئی ہے۔ (۴) قرآن کریم کے اختتام پر (قرآن سے) فال نکالنے کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔۳۱۳

ابوالقاسم تونیانی کے ترجمہ (قرآن کریم فارسی) کا امتیاز

معلوم ہونا چاہیئے کہ عوام اور خواص کی زبانوں پر مشہور ہے کہ برصغیر میں سب سے پہلا کامل فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، بلکہ مخدوم نوح سرورؒ ہالائی کا ہے، جیسا کہ استاذیم شیخ علامہ ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی مدظلہ العالی مخدوم نوح سرور ہالائی کے ترجمۂ قران کے مقدمہ میں فرماتے ہیں: ''این ترجمۂ منیفہ حسب تحقیق ما دُر برصغیر اولین ترجمہ مبارکہ قران حکیم باشد کہ در قرن دھم ہجری نوشتہ شد۔'' ۱۴ص۳ (ترجمہ) یہ بلند مرتبہ ترجمہ ہماری تحقیق میں برصغیر میں قرآن حکیم کا پہلا ترجمہ ہے جوکہ دسویں صدی ہجری میں لکھا گیا۔ میں کہتا ہوں بتوفیق اللہ کہ یہ تحقیق غیر ثابت ہے اس لئے کہ جس طرح مخدوم نوح سرور ہالائی رحمۃ اللہ علیہ دسویں صدی ہجری کے نامور افراد میں سے ہیں، اسی طرح ابوالقاسم تونیانی بھی دسویں صدی ہجری کے نامور افراد میں سے ہیں، پس وہ دونوں ایک دور کے ہیں اور ابھی ہمیں یہ واضح نہیں ہوا کہ ان دونوں میں سے ترجمہ میں کونسا پہلا ہے، یہ بات اب تک غیر واضح ہے اور یہ بات بھی معلوم ہونی چاہئے کہ ابوالقاسم تونیانی کا ترجمہ من حیث الروایۃ والدرایۃ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور مخدوم نوح سرور ہالائی رحمہ اللہ کے ترجموں سے درجے میں کم نہیں ہے، جیسا کہ ان تینوں فارسی تراجم میں گہری نگاہ کرنے والے محققین مفسرین پر مخفی نہیں ہے، رہی یہ بات کہ وہ ان دونوں تراجم سے فائق ہے یا نہیں؟ پس یہ فیصلہ میری طاقت سے خارج ہے، اس لئے کہ میں اس میدان کے سواروں میں سے نہیں ہوں، البتہ میں تینوں تراجم کے نمونے آپ کے سامنے ذکر کردیتا ہوں، تاکہ جو جس راہ چلنا چاہے دلیل پر چل سکے، نیز یہ معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے اس ابوالقاسم تونیانی کے فارسی ترجمہ کے مخطوطہ کو بلوچی اکیڈمی کوئٹہ بلوچستان سے حاصل کرنے کی پوری کوشش کی، لیکن مجھے دستیاب نہ ہوسکا، اس لئے میں نے اس بارے میں جو کچھ ذکر کیا یا آگے ذکر کررہا ہوں وہ ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی کے مقالہ ص۱۷۱، ۲۷ ج۱ سے لیا ہوا ہے اور اسی سے رسالہ ''دانش سہ ماہی (اسلام آباد) ص۱۷۱'' والے نے نقل کیا ہے۔

(ابھی حال میں جب میں کوئٹہ گیا تو اس قلمی نسخہ قرانی فارسی ترجمہ کی ڈاکٹر عبدالرحمن براہوئی کے ہاں زیارت کی اور ایک پاؤڈر فوٹو اسٹیٹ کاپی بھی کرالی، اس میں شروع کے چھ صفحات گم ہیں اور ۲۶ ویں آیت کے درمیان ماذا اراد اللہ بھذا مثلا سے شروع ہے اور درمیان قرآن سے بھی چند صفحات مختلف مقامات سے غائب ہیں، ان کے علاوہ باقی پورا قرآن کریم مکمل مع ترجمہ خوشخط اور صاف موجود ہے۔ گم شدہ صفحات کی آیات مندرجہ ذیل ہیں: سورۃ البقرہ آیت

۸۷ تا نصف ۱۸۶، آیت ۲۴۷ تا ۲۵۳، سورۃ نساء آیت ۲۰ تا نصف آیت ۲۶۔ سورۃ انعام آیت ۱۵۳ نصف تا سورۃ اعراف نصف آیت ۶۲، سورۃ اعراف نصف آیت ۱۹۴ سورۃ انفال پہلی آیت، سورۃ حج آیت ۵۲ تا نصف آیت ۶۵، سورۃ انشراح آیت ۶ تا سورۃ عادیات آیت ۱۰)

تراجم ثلثہ کے نمونے

ترجمہ شیخ حاجی ابوالقاسم تونیانی بلوچستانی رحمہ اللہ تعالیٰ

تاریخ اختتام ترجمہ نوسو ستھتر ہجری (۹۷۷ھ)

سورۃ الکوثر

بدرستی کہ ما عطا کردیم ترا کوثر پس نماز گذار پروردگار خود را وقربان کن، بدرستی کہ دشمن تو اوست ابتر

سورۃ الفیل

آیا نداستی کہ چگونہ کرد پروردگار تو بہ خداوندانِ فیل آیا نہ افگند مکرایشا نرا در تباہی وفرستاد بر ایشان مرغان گروہ گروہ، می افگند ندایشاں بسنگے از گل پختہ شدہ، پس گردانید ایشان راچوں برگ کاہ۔

سورۃ الضحیٰ

سوگند بچاشتگا و شبانگاہ چوں تاریک شود فرونگذاشت ترا پروردگارِتو ودشمن نگرفت وہر آئینہ آں سرای بہتر است مرترا ازنخستین وزود باشد کہ عطا دھد ترا پروردگارتو پس خوشنود شوی آیا نیافت ترا کودکی بے پدرش جای دادترا ویافت ترا راہ گم کردہ...... ویافت ترا عیال مند پس تو انگر کرد ترا پس اما یتیم را قہر مکن واما سائل را بانکہ برمزن واما بنعمت پروردگار خود حدیث کن۔

سورۃ الاخلاص

بگو اوست خدای یگانہ، خدای بے نیاز، نزاد کسے را ونزادہ شد از کسے ونیست مراورا ہمتا ہیچ کس ۳۱۵

ترجمہ مخدوم نوح سرور ہالائی سندھی رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۲۷ ذوالقعدہ (۹۹۸ھ) نوسو اٹھانوے ہجری

سورۃ الکوثر

بدرستی کہ مادادیم ترا اے محمد خیر بسیار پس نماز پنج گانہ بگذار از بہر پروردگار خویش یا نماز عید قربان وقربان کن قربانی، بدرستی کہ دشمن دارندۂ تو (کہ عاص بن وائل است) اوست دنبالہ بریدہ بے نسل۔

سورۃ الفیل

ای ننگریستی (ای محمد یعنی نشنیدی) کہ چہ کرد پروردگار تو باصحابِ فیل (کہ بقصدِ خرابی کعبہ

آمدند-ای نکرد کید ایشانرادر تضلیلی وابطالی وفرستاد برایشاں مرغانی جماعات جماعات می انداختند برایشان سنگہا از سنگ وگل (ہمچوں آجر) پس کرد ایشا نرا ہمچوں آجر) پس کرد ایشا نرا ہمچوں گاہی خوردہ شدہ دواب یاروث شدہ۔

سورۃ الضحی

بحق وقت چاشت یا بحق روز، وبحق شب چوں ساکن شود و بیارامد کہ نبریداز تو پروردگار تو دشمن نداشت ترا وہرآئینہ آخرت بہتر از دنیا وہرآئینہ زوداکہ بدہد ترا پروردگارتو مقام شفاعت عظمی پس راضی شوی (وفرمود کہ تا یکی از امت من در آتش باشد راضی نشوم) ای نیافت خدای ترا یتیمی پس جای دادترا (نزدعم تو ابوطالب) ویافت ترا گم (از علم وشرائع یا ازعبدالمطلب یا از مادرت) پس راہ نمود ترا بآنہا) ویافت ترا درویش پس تو انگر گردانید ترا (بمال خدیجہ یا از غنائم) پس اما یتیم رامقہور ومغلوب مکن (درمال وحق او ویتیمی خود را یاد آور) اما سائل را زجرمکن (وفقر خود را یاد آور) واما بنعمت پروردگار خویش (یعنی سورۃ قرآن) پس اخبار کن مردمان را۔

سورۃ الاخلاص

بگو (ای محمد) امروشان آنست کہ خدا یکے است بے ثانی، خدا پناہ نیاز مندانست وبزرگواری است کہ بزرگی شان منتہی بحضرت اوست، نزاد ازو کس (کہ مادر باشد) وزائیدہ نشد از کس کہ پسر باشد، ونیست ونبود ونباشد اور اہمتاہیچ یکے۔ ۳۱۶؂

ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۱۷۶ھ

ابتدائے ترجمہ ۱۱۵۱ھ - ابتدائے تعلیم ترجمہ ۱۱۵۶ھ

سورۃ الکوثر

یا محمد ہر آئینہ ما عطا کردیم کوثر پس نماز گذار برای پروردگار خود وشتر انرا نحرکن، ہر آئینہ دشمن تو ہمانست دم بریدہ۔

سورۃ الفیل

آیا ندیدی چہ گونہ معاملہ کرد پروردگارتو با اہل فیل، آیا نساخت بد اندیشی ایشا نرادر بے فائدگی وفرستاد بر ایشاں جانوران فوج، فوج، می انداخت بسوی ایشان سنگریزہا از سنگ گل، پس ساخت ایشانرا مانند آخر باقی ماندہ بعد از خوردن۔

سورۃ الضحی

قسم بوقت چاشت، وقسم بشب چوں بپوشد، فرونگذاشت ترا پروردگار تو و دشمن نداشت و ہر آئینہ

آخرت بہتر است از دنیا، والبتہ نعمت خواہد داد ترا پروردگار تو پس خوشنود خواہی شد، آیا یتیم نیافت ترا پس جای داد، ویافت ترا راہ گم کردہ یعنی شریعت نمی دانستی پس راہ نمود ویافت ترا تنگدست پس تونگر ساخت، اما یتیم راپس ستم مکن واما سائل راپس بانگ مزن واما بنعمت پروردگار خویش پس خبر دہ۔

سورۃ الاخلاص

بگو خدا یگانہ است، خدا بے نیاز است، نزاد ونزادہ شد، ونیست ہیچکس اور اہمسر ۳۱۷؎

اکسٹھواں: شیخ میرزا مصطفیٰ خان کاسی، افغانی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: مصطفیٰ خان، اور مشہور میرزا مصطفیٰ خان سے ہیں۔

کنیت: ابن محمد سعید۔ اس کنیت سے مشہور نہیں ہیں۔

نسبت: کاسی، یہ نسبت ہے جبل کیسہ کی طرف جو کوہِ سلیمان کے نام سے مشہور ہے اور یہ پہاڑ کوئٹہ بلوچستان میں واقع ہے، اس کی طرف یہاں کے باشندے منسوب کئے جاتے ہیں اور وہ افغانی ہیں تو ان کو کاسی کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے وہ دیگر اقوام میں جانے پہچانے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ نسبت ان کی قومی نسبت کی حیثیت اختیار کرگئی ہے اور کاسیوں کے لئے کوئٹہ میں بہت ساری جائیدادیں ہیں اور وہ افغانوں کی ایک قوم ہے۔ ۳۱۸؎

نسب: شیخ میرزا مصطفیٰ خان بن محمد سعید کاسی، افغانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

چند احوال: شیخ ؒ علمی کمال رکھنے والے تھے، علوم دینیہ خصوصاً علوم قرآنیہ کی خدمت کی ہے اور آپ بارہویں صدی ہجری کے باکمال افراد میں سے تھے، آپ نے کچھ کتابیں لکھی ہیں جن میں سے **نجوم الفرقان فی الکشف عن آیات القرآن** ہے جو کہ کئی بار ایران اور ہندوستان میں طبع ہوئی ہے اور ایک ان میں سے **امارات الکلم الرحمانیۃ/الرحمانی** جس کی بعض مخطوطات پاکستان کی بعض لائبریریوں میں پائی جاتی ہیں، جیسے کہ اسلام آباد، لاہور، خیرپور اور پشاور۔ ۳۱۹؎

پہلی کتاب آیات قرآنیہ کی معلومات کے بارے میں ہے اور دوسری کتاب کلماتِ قرآنیہ کے بیان میں ہے، پہلی کتاب کی ابتداء اس طرح ہے: آغاز حمد وسپاس متعالی از مقیاس قیاس سزاوار جناب احدیت است، اما بعد کمترین خدام ارباب فضل الخ اور دوسری کتاب کے دیباچہ میں کہا ہے: پیش ازیں کسے بایں اختصار کار را انجام ندادہ بود، آغاز محامد حسنی واثنیہ اسنی سزاوار حضرت صمدی است کہ کواکب کلمات...... اما بعد کمترین خدام...... ابن محمد سعید مصطفیٰ الخ، پہلی کتاب ۱۱۰۳ھ گیارہ سو تین ہجری میں لکھی ہے اور دوسری کتاب ۱۱۰۴ھ گیارہ سو چار ہجری (۱۱۰۴ھ) میں لکھی ہے۔ ۳۲۰؎

میں اس فاضل کے اصل احوال پر مطلع نہیں ہوسکا ہوں اور یہاں ان کو اس خیال سے ذکر کیا ہے کہ وہ محدثین میں سے ہیں، لیکن اس کا بھی مجھے یقین نہیں ہے۔

باسٹھواں: شیخ حاجی فقیراللہ علوی، شکارپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

نام: فقیراللہ۔

کنیت: ابن عبدالرحمٰن، لیکن اس کنیت سے مشہور نہیں ہیں، بلکہ نام سے پہچانے جاتے ہیں۔

لقب: حاجی، اس لئے کہ سات مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔

نسبت: علوی، ہاشمی، قریشی، حنفی، رتاسی، جلال آبادی، قندہاری، حصارکی، شکارپوری، نقشبندی، قادری، چشتی، شکاری، سہروردی علوی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف نسبت ہے اس لئے کہ آپ کا نسب محمد ابن حنیفہ تک پہنچتا ہے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بیٹے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو جوکہ حضرت فاطمہؓ کے علاوہ دیگر ازواج سے پیدا ہوں احتراماً علوی کہا جاتا ہے اور ہاشمی نسبت ہے بنو ہاشم کی طرف اور قریشی نسبت ہے قریش کی طرف، پس یہ نسبتیں شرافتِ نسبانیہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور حنفی فقہی نسبت ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف، پس یہ اشارہ ہے ان کے فقہی مذہب کی عظمت کی طرف اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نسبت ہو حنیفہ کی طرف، یعنی محمد بن حنیفہ کی طرف اور رتاسی جگہ اور وطن کی طرف نسبت ہے جوکہ اشارہ ہے شیخ کی مقامِ پیدائش کی طرف، اس لئے کہ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ روتاس میں پیدا ہوئے جوکہ درۂ خیبر میں ایک پہاڑ ہے اور درۂ خیبر آج کے پاکستان کے صوبہ سرحد میں ایک قبائلی علاقہ ہے اور جلال آبادی بھی جگہ کی طرف نسبت ہے، جلال آباد افغانستان میں ایک علاقہ ہے جس کے گرد ونواح میں شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے اور علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کے بعد وہیں پر رہے اور اس میں بیعت و ارشاد کے طریقہ نقشبندیہ اور قادریہ کو جاری کیا اور وہاں ایک خانقاہ کی بنیاد ڈالی، اور قندہاری، قندہار افغانستان کی طرف نسبت ہے، جس میں شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ جلال آباد سے بسبب شہری، سیاسی حالات ناسازگار ہونے کے منتقل ہوکر ۱۱۳۰ھ-۱۷۱۸ء کو رہے تھے اور اس میں ایک مسجد بھی بنائی، جوکہ آج کل شیخ کے نام سے ہی مشہور ہے اور حصار کی نسبت ہے حصارک کی طرف، جوکہ افغانستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے، جس میں کچھ عرصہ شیخ رہے تھے، جس کی وجہ سے اس کی طرف منسوب کیے گئے اور شکارپوری، شکارپور کی طرف نسبت ہے، جوکہ سندھ کے شہروں میں ایک مشہور شہر ہے جس میں شیخ ۱۱۵۰ھ-۸، ۱۷۳۷ء میں آکر مقیم ہوئے اور مستقل وہیں رہے یہاں تک کہ یہ آپ کا وطن اصلی بن گیا اور اس میں آپ نے ایک دینی مکتب اور ایک خانقاہ بنایا اور

نقشبندی، قادری، چشتی، شکاری، سہروردی یہ تصوف و طریقت کے سلاسل میں سے سلسلے ہیں اور شیخ نے ان سب میں خرقہ حاصل کیا تھا، اسی وجہ سے ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں تو یہ ان کے تصوف میں بلند کمال پر دلالت کرتی ہے۔

نسب: شیخ حاجی فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن بن شمس الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فضیلت اور پرہیزگاری: آپؒ عالم، فقیہ، محدث، شاعر اور اپنے دور میں تمام رائج علوم دینیہ میں بلند رتبہ کے حامل اور دوسروں سے سبقت رکھنے والے تھے اور آپ مختلف لغات اور زبانوں کے ماہر تھے، جیسے افغانی، اردو، پنجابی، فارسی، عربی اور ان زبانوں میں ان کے اشعار بھی ہیں اور آپ کی مختلف کرامتیں بھی ہیں اور آپ طریقت و تصوف کے سلاسل میں سے تینتیس سلسلوں میں کمال رکھنے والے تھے، جن کو آپ نے اپنی کتاب قطب الارشاد میں ذکر کیا ہے۔ ۳۲۱ اور آپ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا بال مبارک بھی تھا، جس کے عجائبات کا مشاہدہ کیا جاتا تھا، جن (عجائبات) کو شیخ نے اپنی مکتوبات میں تفصیل سے لکھا ہے اور آپ عوام و خواص کے لئے مرجع الخلائق بنے ہوئے تھے، آپ کی طرف بادشاہ و مشائخ رجوع کرتے تھے اور آپ بادشاہوں کو خطوط لکھتے تھے، جن میں انہیں وعظ کرتے تھے اور آپ کے علماء و مشائخ کے ساتھ خاص روابط تھے اور خط و کتابت جاری تھی، جیسے کہ مخدوم محمد معین ٹھٹھوی متوفی ۱۱۶۱ھ اور سید محمد موسیٰ شاہ گھونکی متوفی ۱۱۷۳ھ اور سید محمد راشد متوفی ۱۲۳۳ھ - ۱۸۱۸ء، اور میر مرتضیٰ سیوستانی اور مخدوم عبدالرؤف بھٹی متوفی ۱۱۶۶ھ اور شیخ ملا طیب ٹھٹھوی اور تاج محمد خوشنویس ٹھٹھوی اور محمد صلاح ہالا کنڈی اور محمد یعقوب ہالا کنڈی اور قبول محمد اور سید محمد وفا لکھوی اور ان جیسے دیگر علماء و مشائخ رحمھم اللہ تعالیٰ ۳۲۲ اور آپ کے ہاتھ پر بہت سارے کافروں نے اسلام قبول کیا۔

تحصیل علم، اساتذہ اور مشائخ: آپ نے علم حاصل کرنے کی ابتداء اپنے والد شیخ عبدالرحمٰن بن شمس الدین سے کی، پھر شیخ محمد صادق ننگر ہاروی سے علم حاصل کیا اور شیخ محمد صادق، حصارک کے مضافات ننگر ہار میں ایک بڑے عالم تھے اور جب شیخ کا والد فوت ہوگیا جبکہ شیخ کی عمر بارہ سال تھی تو آپ کی والدہ نے آپ کو پشاور شہر میں ایک دینی مدرسے میں داخل کردیا اور آپ نے فیض باطنی شیخ محمد مسعود متوفی ۱۱۳۴ھ یا ۱۱۳۵ھ کے پاس حاصل کیا اور اس میں آپ نے بھرپور نو سال تک کوشش کی، یہاں تک کہ شیخ محمد مسعود نے آپ کو خرقۂ خلافت پہنایا، پھر شیخ کے مرشد کامل محمد سعید لاہوری متوفی سنہ ۱۱۶۰ھ سے روحانی فیض کا استفادہ کیا اور سلاسلِ خمسہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، شکاریہ، سہروردیہ میں خرقہ حاصل کیا اور اپنے دور کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے استفادہ کیا افغانستان ہندو پاک، ماوراء النہر میں اور حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا کا سفر کیا اور سات مرتبہ حج بیت اللہ

کیا اور اس میں حرمین شریفین کے مشائخ زادھم اللہ کرامتہ سے ملاقات کی، جیسے کہ مکہ کے مفتی شیخ عبدالقادر متوفی ۱۱۳۸ھ اور شیخ مخدوم محمد حیات سندھی متوفی ۱۱۶۳ھ اور شیخ محمد عمر مکی اور شیخ طیب بن عمر ناشری، شافعی اور ان مشائخ سے مختلف علوم میں اجازت حاصل کی، جیسے تفسیر، حدیث، سلوک، اوراد، وظائف اور تصوف وطریقت کے شعبوں وغیرہ میں اور آپ نے علومِ مذکورہ میں شیخ محمد ہاشم ٹھٹھوی متوفی ۱۱۷۴ھ - ۱۷۶۱ء سے بھی اجازت حاصل کی ہے۔۳۲۴

اقامت اور سفر کے مقامات: شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلال اباد میں قیام فرمایا اور اس میں سلسلہ نقشبندیہ و قادریہ کی ایک خانقاہ بنائی جوکہ عام لوگوں اور استفادہ کرنے والے علماء وصوفیاء کا مرجع تھی اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ قندھار میں مقیم رہے اور وہاں ایک مسجد بنائی جوکہ ابھی تک آپ کے نام سے مشہور ہے، اور آپ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً میں بھی مقیم رہے اور آپ کوئٹہ، سبی، بلوچستان میں بھی رہے اور آپ آخر عمر میں شکارپور سندھ میں رہے اور اس میں ایک دینی مدرسہ بنایا اور ایک خانقاہ بنائی اور یہ ۱۱۵۰ھ-۸، ۱۷۳۷ء میں ہوا، اس میں درس دیا اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور بہت سے کفار نے اس میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور وہ محلہ آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہوا جس کو اب تک علویوں کا محلہ بولا جاتا ہے۔

اولاد اور کنبہ: شیخ رحمہ اللہ کے سترہ بیٹے ہوئے، جن میں سے سات کا کنبہ ابھی تک شکارپور علویوں کے محلے میں موجود ہے اور باقی بغیر اولاد چھوڑے فوت ہوگئے۔

شیخ فقیراللہ علوی کے بیٹوں کے نام: (۱) مولانا سراج الدین (۲) مولانا فیض الحق (۳) مولانا زین العابدین (۴) مولانا مصلح الدین (۵) مسیح العارفین مولانا حفظ اللہ (۶) مولانا دین محمد (۷) مولانا اہل اللہ (۸) مولانا فیض بخش (۹) مولانا دلیل الحق (۱۰) مولانا عبداللہ (۱۱) مولانا حاضر الحق (۱۲) مولانا نصیر الحق (۱۳) مولانا نورالدین حسن (۱۴) میر غیاث الدین محمد (۱۵) مولانا رفیع الحق (۱۶) محمد طاہر (۱۷) مولانا حامد الحق۔

مصنفات و مؤلفات: شیخ رحمہ اللہ نے مختلف علوم اور مختلف زبانوں میں بہت ساری کتابیں لکھی ہیں، جنہیں ذیل میں طباعت وعدم طباعت اور زبان ولغت کی تشریح کے ساتھ ذکر کرتا ہوں:

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	مطبوع/غیر مطبوع
۱	براہین النجات من مصائب الدنیا والعرصات	عربی	غیر مطبوع
۲	فتح الجمیل فی مدارج التکمیل	عربی	غیر مطبوع
۳	قطب الارشاد	عربی	مطبوع
۴	وثیقۃ الاکابر	عربی	غیر مطبوع

۵	الفتوحات الغیبیۃ فی شرح العقائد الصوفیۃ	عربی	غیر مطبوع
۶	الفیوضات الالٰہیۃ	عربی	غیر مطبوع
۷	القصیدۃ المبرورۃ (مطبوع درضمن قطب الارشاد)	عربی	مطبوع
۸	البہجۃ المسرورۃ فی شرح القصیدۃ المبرورۃ	عربی	غیر مطبوع
۹	کتاب الازہار فی ثبوت الآثار	عربی	غیر مطبوع
۱۰	منتخب الاصول	عربی	غیر مطبوع
۱۱	مکتوبات شاہ فقیراللہ علوی	عربی و فارسی	مطبوع
۱۲	طریق الارشاد فی تکمیل المؤمنین والاولاد	فارسی	مطبوع
۱۳	جواہر الاوراد	فارسی	غیر مطبوع
۱۴	محمود الاوراد	پنجابی	غیر مطبوع
۱۵	فوائد فقیراللہ	افغانی	مطبوع
۱۶	شرح قصیدہ بانت سعاد	فارسی	غیر مطبوع
۱۷	ملفوظات	فارسی	غیر مطبوع
۱۸	ملفوظات وعملیات	فارسی	غیر مطبوع
۱۹	مجربات اسراری	عربی	غیر مطبوع
۲۰	تجوید العارفین	عربی	غیر مطبوع
۲۱	کشف غطاء العین لرؤیۃ الاشارۃ فی التشھدین	عربی	غیر مطبوع
۲۲	فتاویٰ شاہ فقیراللہ	عربی وفارسی	غیر مطبوع ۲ جلدیں
۲۳	کتاب الفقر	فارسی	غیر مطبوع
۲۴	الدلائل النیرۃ فی مذہب المتحیرۃ	فارسی	غیر مطبوع
۲۵	شرح ابیات مشکل مثنوی	فارسی	غیر مطبوع
۲۶	کتاب جفر	فارسی	غیر مطبوع

اور استاذ سید سعیداللہ نے پشاور یونیورسٹی سے الفتوحات الغیبیۃ فی شرح العقائد الصوفیۃ کے مقدمہ کی تحقیق کرکے پی ایچ ڈی سرٹیفکیٹ حاصل کرلی ہے۔

ولادت اور وفات: شیخ رحمہ اللہ روتاس میں جوکہ حصارک اور جلال آباد افغانستان کے مضافات میں سے ہے۔ ۱۱۰۰ھ گیارہ سو ہجری موافق ۱۶۸۸ء کے اوائل میں پیدا ہوئے اور شکارپور میں تین صفر المظفر ۱۱۹۵ھ موافق ۲۹ جنوری ۱۷۸۱ء میں فوت ہوگئے اور وہیں علویوں کے محلہ میں دفن

کئے گئے اور آپ کی قبر پر قبہ دار عمارت بنائی گئی ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔

ولی وغوث خدا حاجی فقیر اللہ - شدہ بخلد مربع نشین الی الابد - وفاتش شب و تاریخ ووقت وسال وصال - بگوسوم صفر نصف لیلۃ احد (۱۱۹۵ھ) ۳۲۴ھ هذا، وقد تم میقات ربه اربعین لیلة، ورئیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر، ولقد اتینا موسی تسع ایات بینات.

حوالہ جات

(۱) تہذیب التہذیب ص۲۴۳،۲۴۴ ج۳ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ متوفی سنہ ۸۵۲ھ (۲) الاصابہ فی تمیز الصحابہؓ ص۱۹۵ ج۲، طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ متوفی سنہ ۸۵۲ھ، اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہؓ ص۱۶۴ ج۲ طبع طہران، امام ابن اثیرؒ متوفی ۶۳۰ھ، تجرید اسماء الصحابہؓ ص۱۸۹ ج۱ طبع حیدرآباد دکن، امام ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ھ (۳) کتاب الجرح والتعدیل ص۴۶۲ ج۱، طبع مصر ۱۳۷۲ھ، امام ابن ابی حاتم رازیؒ، تہذیب التہذیب ص۲۴۳ ج۳ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ متوفی سنہ ۸۵۲ھ (۴) اُسد الغابہ ص۱۶۴ ج۲، طبع طہران امام ابن اثیرؒ متوفی ۶۳۰ھ، کتاب الاستیعاب ص۱۸۱ ج۱ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن عبدالبر قرطبیؒ متوفی سنہ ۴۶۳ھ (۵) ایضاً والاصابہ ص۱۹۵ ج۲ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ طبع حیدرآباد دکن حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ متوفی سنہ ۸۵۲ھ، تجرید اسماء الصحابہؓ ص۱۸۹ ج۱ طبع حیدرآباد دکن، امام ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ھ (۶) ایضاً (۷) کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحابؓ ص۱۸۱ ج۱، طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن عبدالبر قرطبیؒ متوفی ۴۶۳ھ (۸) اُسد الغابہ ص۱۶۴ ج۲ طبع طہران امام ابن اثیرؒ متوفی ۶۳۰ھ، تجرید اسماء الصحابہؓ ص۱۸۹ ج۱ طبع حیدرآباد دکن، امام ذہبیؒ متوفی ۷۴۸ھ، الاصابہ ص۱۹۵ ج۲، طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۶ھ، حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ متوفی سنہ ۸۵۲ھ (۹) ایضاً، اسد الغابہ والتجرید (۱۰) اُسد الغابہ ص۱۶۴ ج۲، الاصابہ ص۱۹۵ ج۲ (۱۱) کتاب الاستیعاب ص۱۸۱ ج۱، تہذیب التہذیب ص۲۴۳ ج۳ (۱۲) الاستیعاب ص۱۸۱ ج۱ (۱۳) ایضا ص۱۸۰ ج۱ (۱۴) فتوح البلدان ص۳۹۹ طبع مصر ۱۳۱۸ھ امام احمد بن یحییٰ بلاذریؒ (۱۵) الاستیعاب ص۱۸۱ ج۱ (۱۶) ایضاً (۱۷) الاصابہ ص۱۹۵ ج۲ (۱۸) اسد الغابہ ص۳۶ ج۲، ص۱۶۴ ج۲ (۱۹) فقہائے ہند ص۱۱ ج۱ (من القرن الاول الی الثامن) طبع لاہور، مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ (۲۰) بلوچستان میں دینی ادب ص۲۰ ج۱ مقالہ پی ایچ ڈی سندھ یونیورسٹی جامشورو سنہ ۱۹۸۷ع ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی (۲۱) اسد الغابہ ص۱۶۴ ج۲، تجرید اسماء الصحابہؓ ص۱۸۹، ۱۹۰ ج۱، تہذیب التہذیب ص۲۴۳ ج۳ (۲۲) فتوح البلدان ص۴۱۷ (۲۳) الاصابہ فی تمیز الصحابہؓ ص۱۹۵ ج۲ ص۱۹۶ ج۲ (۲۴) فتوح البلدان للبلاذری ص۴۱۷ (۲۵) تہذیب التہذیب ص۲۴۳،۲۴۴ ج۳ (۲۶) المنجد ص۸۴۱ طبع بیروت سنہ ۱۹۶۶ع، اب لویس یسوعی (۲۷) اسد الغابہ ص۳۵ ج۲، خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۳۷، ص۲۵۴ طبع سکھر سنہ ۱۹۸۶ع، قاضی اطہر مبارکپوریؒ متوفی ۱۹۹۶ع (۲۸) ایضا (۲۹) اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

ص۳۵ ج۲ (۳۰) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۳۹، عرب و ہند عہد رسالت میں ص۱۹۷، ۱۹۸ طبع لاہور سنہ ۱۹۶۴ء قاضی اطہر مبارکپوری متوفی ۱۹۹۶ء (۳۱) الاصابہ ص۲۸ ج۲، اسد الغابہ ص۳۵ ج۲ (۳۲) ایضاً (۳۳) الاستیعاب ص۱۱۸ ج۱، الاصابہ ص۲۸ ج۲، اسد الغابہ ص۳۵ ج۲ (۳۴) الاستیعاب ص۱۱۸ ج۱، الاصابہ ص۲۸ ج۲ (۳۵) الاصابہ ص۲۸ ج۲ (۳۶) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۱۰۴ (۳۷) عرب و ہند عہد رسالت میں ص۱۹۷ (۳۸) الاصابہ ص۲۸ ج۲ (۳۹) اسد الغابہ ص۳۵ ج۲ (۴۰) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۱۰۴ (۴۱) اسد الغابہ ص۳۶ ج۲ (۴۲) ایضاً ص۳۷ ج۲ (۴۳) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۱ طبع لاہور ۱۹۷۷ء ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی (۴۴) اسد الغابہ ص۳۶ ج۲ (۴۵) اسد الغابہ ص۳۷ ج۲ (۴۶) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۱ (۴۷) اسد الغابہ ص۳۶ ج۲ (۴۸) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۳۷ (۴۹) الاصابہ ص۹۷ ج۴ (۵۰) اسد الغابہ ص۱۹۹ ج۳ (۵۱) الاصابہ ص۹۷ ج۴ (۵۲) خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۴۹ (۵۳) الاصابہ ص۹۷ ج۴ (۵۴) اسد الغابہ ص۱۹۹ ج۳ (۵۵) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۷ (۵۶) ایضاً ص۱۹ (۵۷) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۴۹ (۵۸) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۴۷ (۵۹) ایضاً ص۲۴۶، علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۸ (۶۰) فقہائے ہند ص۵ ج۱ (۶۱) خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۲۷۱ (۶۲) ایضاً ص۲۷۲ (۶۳) ایضاً (۶۴) اسد الغابہ ص۱۱ ج۳ (۶۵) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۴۷ (۶۶) اسد الغابہ ص۱۱ ج۳، خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۲۴۷ (۶۷) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۴۷، ص۲۴۸ (۶۸) اسد الغابہ ص۱۱ ج۳ (۶۹) الاصابہ ص۶ ج۴ (۷۰) ایضاً (۷۱) خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۲۴۹، فقہائے ہند ص۱۲ ج۱، الاصابہ ص۶ ج۴ (۷۲) ایضاً (۷۳) الاصابہ ص۶ ج۴ (۷۴) کتاب الجرح والتعدیل ص۱۲۳ ج۲ قسم ۲ (۷۵) اسد الغابہ ص۲۳۷ ج۳ (۷۶) الاصابہ ص۱۱۴ ج۴ (۷۷) خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۲۵۱، فقہائے ہند ص۱۲ (۷۸) فقہائے ہند ص۱۲ ج۱، خلافتِ راشدہ اور ہندوستان ص۲۷۴ (۷۹) اسد الغابہ ص۳۴۵ ج۳، تعجیل المنفعۃ ص۲۷۴ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۳۲۴ھ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ ص۲۰۰ ج۴ (۸۰) اسد الغابہ ص۳۴۵ ج۳، تعجیل المنفعۃ ص۲۷۴، الاصابہ ص۲۰۰ ج۴ (۸۱) علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۲۹ (۸۲) الاصابہ ص۲۰۰ ج۴، اسد الغابہ ص۳۴۵ ج۳ (۸۳) الاصابہ ص۲۰۰ ج۴ (۸۴) ایضاً (۸۵) اسد الغابہ ص۳۴۵ ج۳ (۸۶) الاصابہ ص۳۴۵ ج۳ (۸۷) ایضاً، خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۵۵۷ (۸۸) ایضاً (۸۹) فتوح البلدان للبلاذری ص۳۹۷ (۹۰) اسد الغابہ ص۳۴۵ ج۳، الاصابہ ص۳۴۵ ج۳، خلافت راشدہ اور ہندوستان (۹۱) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۶۰، فقہائے ہند ص۱۲ (۹۲) ایضاً (۹۳) بلوچستان میں دینی ادب ص۲۸، ۲۹ ج۱ (۹۴) اسد الغابہ ص۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵ ج۴ (۹۵) اسد الغابہ ص۳۰۰ ج۴ (۹۶) ایضاً ص۳۰۱ ج۴ (۹۷) ایضاً ص۳۰۰ ج۴ (۹۸) فقہائے ہند ص۱۲ ج۱، خلفائے راشدین اور ہندوستان ص۲۶۱ (۹۹) فتوح البلدان للبلاذری ص۳۹۸، ۳۹۹ (۱۰۰) اسد الغابہ ص۳۰۰ ج۴ (۱۰۱) خلافت راشدہ

اور ہندوستان ص۲۶۱ ۲ (۱۰۲) اسد الغابۃ ص۳۰۱ ج۴ (۱۰۳) ایضاً ص۳۰۰ ج۴ (۱۰۴) اسد الغابۃ ص۳۰۰ ج۴ (۱۰۵) ایضاً (۱۰۶) الاصابۃ ص۱۶۱ ج۴ (۱۰۷) تہذیب التہذیب ص۱۹۰ ج۶، الاصابۃ ص۱۶۱ ج۴ (۱۰۸) اسد الغابۃ ص۲۹۷ ج۳ (۱۰۹) ایضاً، الاصابۃ ص۶۱،۱۶۲ ج۴ (۱۱۰) ایضاً، تہذیب التہذیب ص۱۹۱ ج۶، علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۳۰،۳۱ (۱۱۱) ایضاً (۱۱۲) ایضاً (۱۱۳) الاصابۃ ص۲۶۱ ج۴، تہذیب التہذیب ص۱۹۱ ج۶، اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳ (۱۱۴) الاصابۃ ص۲۶۱ ج۴، تہذیب التہذیب ص۱۹۱ ج۶، اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳ (۱۱۵) بلوچستان کی تاریخ کے قدیم اوراق ص۱۴۱ طبع ملتان سنہ ۱۹۸۳ء سید میر نصیر خان احمد زئی (۱۱۶) برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ ص۵ طبع لاہور سنہ ۱۹۷۳ء، ڈاکٹر محمد اسحاق بھٹی (۱۱۷) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۳۰،۳۱ (۱۱۸) الاصابۃ ص۱۶۱ ج۴، اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳ (۱۱۹) اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳ (۱۲۰) اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳، فتوح البلدان ص۴۰۴ (۱۲۱) بلوچستان کی تاریخ کے قدیم اوراق ص۱۴۱ (۱۲۲) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۳۰،۳۱ (۱۲۳) برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ ص۵ (۱۲۴) اسد الغابۃ ص۲۹۸ ج۳، الاصابۃ ص۲۶۱ ج۴ (۱۲۵) فتوح البلدان ص۴۰۴ (۱۲۶) فقہائے ہند ص۵۲ ج۱ (۱۲۷) ایضاً (۱۲۸) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۷۰ (۱۲۹) اسد الغابۃ ص۳۹ ج۲ (۱۳۰) ایضاً ص۴۰ ج۲ (۱۳۱) ایضاً (۱۳۲) فتوح البلدان ص۴۳۸،۴۴۰، اسد الغابۃ ص۴۰ ج۲ (۱۳۳) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۶۵ (۱۳۴) ایضاً (۱۳۵) اسد الغابۃ ص۴۰ ج۲ (۱۳۶) ایضاً (۱۳۷) ایضاً ص۴۵ ج۱ (۱۳۸) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۶۴ (۱۳۹) برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ (۱۴۰) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۶۲۴ طبع لاہور قاضی اطہر مبارکپوریؒ متوفی ۱۹۹۶ء (۱۴۱) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۶۴ (۱۴۲) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۶۴ (۱۴۳) فقہائے ہند ص۴۱ ج۱ (۱۴۴) ایضاً، خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۴۶ (۱۴۵) ایضاً (۱۴۶) اسد الغابۃ ص۱۱۰ ج۲، الاصابۃ ص۱۰۹ ج۲ (۱۴۷) ایضاً (۱۴۸) ایضاً، خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۴۰ (۱۴۹) اسد الغابۃ ص۱۱۰ ج۲، الاصابۃ ص۱۰۹ ج۲، خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۴۶ (۱۵۰) اسد الغابۃ ص۱۱۰ ج۲ (۱۵۱) الاصابۃ ص۱۰۹ ج۲ (۱۵۲) ایضاً (۱۵۳) اسد الغابۃ ص۳۴۵ ج۳، الاصابۃ ص۳۴۵ ج۳، خلافت راشدہ اور ہندوستان (۱۵۴) فتوح البلدان ص۴۰۳، خلافت امویہ اور ہندوستان ص۵۵۹ (۱۵۵) ایضاً (۱۵۶) فتوح البلدان للبلاذری ص۴۰۳،۴۰۴ (۱۵۷) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۵۵۹ (۱۵۸) ایضاً (۱۵۹) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۵۹۴ (۱۶۰) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۴۳،۴۷، فقہائے ہند ص۹،۱۰ ج۱ (۱۶۱) ایضاً ص۵۹۴ (۱۶۲) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۶۰۷ (۱۶۳) ایضاً ص۶۰۸ (۱۶۴) ایضاً ص۶۰۹ (۱۶۵) ایضاً ص۶۱۰ (۱۶۶) ایضاً ص۶۰۸ (۱۶۷) ایضاً (۱۶۸) ایضاً ص۶۱۰، ۶۱۱ (۱۶۹) فتوح البلدان ص۴۳۸ (۱۷۰) فقہائے ہند ص۹،۱۰ ج۱ (۱۷۱) فتوح البلدان ص۴۳۸، ۴۳۹ (۱۷۲) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۶۰۹، ۶۱۰ (۱۷۳) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۱۳۴، ۶۱۱ (۱۷۴) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۶۰۹ (۱۷۵) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۶۱۰، ۶۱۱ (۱۷۶)

فقہائے ہند ص۵۹ ج۱ (۱۷۷) خلافت امویہ ص۵۲۴ (۱۷۸) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۱۷۹) خلافت امویہ ص۵۲۴ (۱۸۰) خلافت امویہ ص۵۳۶ (۱۸۱) فتوح البلدان ص۴۳۹ (۱۸۲) خلافت امویہ ص۵۳۸ (۱۸۳) فتوح البلدان ص۴۳۹ (۱۸۴) خلافت امویہ ص۵۳۸ (۱۸۵) کتاب الذخائر و التحف ص۱۶۶، ۱۶۷ طبع کویت قاضی رشید بن زبیر (۱۸۶) خلافت امویہ ص۶۲۰ (۱۸۷) اسد الغابہ ص۳۵۸ ج۲ (۱۸۸) ایضا (۱۸۹) فتوح البلدان ص۴۳۱ (۱۹۰) ایضا (۱۹۱) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۷۰ (۱۹۲) اسد الغابہ ص۳۵۷، ۳۵۸ ج۲ (۱۹۳) چچ نامہ ص۸۲، ۸۳ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۳۹ء علی ابن حامد کوفی اوچیؒ (۱۹۴) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۳۱ (۱۹۵) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۱۹۶) خلافت امویہ ص۸۰ (۱۹۷) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۱۹۸) خلافت امویہ ص۷۹، ۸۰ (۱۹۹) ایضا (۲۰۰) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۲۰۱) خلافت امویہ ص۸۱ (۲۰۲) چچ نامہ ص۸۳، ۸۵ (۲۰۳) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۲۰۴) خلافتِ امویہ اور ہندوستان ص۵۳۰، ۵۳۱ (۲۰۵) فقہائے ہند ص۴۴ ج۱ (۲۰۶) خلافتِ امویہ ص۵۳۱ (۲۰۷) ایضاً ص۵۳۱، ۵۳۲ (۲۰۸) فقہائے ہند ص۴۴ ج۱ (۲۰۹) خلافت امویہ ص۵۳۱-۵۳۳ (۲۱۰) وفیات الاعیان ص۲۵۵ ج۱ طبع بیروت ابوالعباس احمد ابن خلکان متوفی ۶۸۱ھ (۲۱۱) ایضاً ص۲۵۰ ج۱ (۲۱۲) ابن خلکان ص۲۵۰ ج۱ (۲۱۳) وفیات الاعیان ص۲۵۱ ج۱ (۲۱۴) فتوح البلدان ص۴۴۱ (۲۱۵) ایضاً (۲۱۶) ایضاً (۲۱۷) خلافت امویہ ص۴۵۹ (۲۱۸) چچ نامہ ص۹۲، ۹۳ (۲۱۹) ایضاً (۲۲۰) خلافتِ امویہ ص۴۵۹ (۲۲۱) چچ نامہ ص۷۹، خلافت امویہ ص۴۷۷ (۲۲۲) ایضاً ص۴۷۸ (۲۲۳) چچ نامہ ص۷۹، ۸۰ (۲۲۴) خلافتِ امویہ ص۴۷۷ (۲۲۵) فتوح البلدان ص۴۴۰ (۲۲۶) فقہائے ہند ص۴۸ ج۱ (۲۲۷) فتوح البلدان ص۴۴۰، خلافت امویہ ص۴۸۳، فقہائے ہند ص۴۸ ج۱ (۲۲۸) خلافت امویہ ص۴۹۷ (۲۲۹) فقہائے ہند ص۴۹ ج۱ (۲۳۰) خلافت امویہ ص۴۹۷، فقہائے ہند ص۴۹ ج۱ (۲۳۱) ایضاً ص۴۹۷، ۴۹۸ (۲۳۲) فقہائے ہند ص۵۱ ج۱ (۲۳۳) ایضاً (۲۳۴) خلافتِ امویہ ص۵۰۴ (۲۳۵) ایضاً (۲۳۶) خلافت امویہ ص۵۰۴ (۲۳۷) فتوح البلدان ص۴۴۰، ۴۴۱ - چچ نامہ ص۸۵ (۲۳۸) خلافت امویہ ص۵۰۵ (۲۳۹) چچ نامہ ص۸۵ (۲۴۰) فتوح البلدان ص۴۴۱ (۲۴۱) چچ نامہ ص۸۵، ۸۶ (۲۴۲) توضیحات چچ نامہ ص۲۶۱ طبع حیدرآباد سنہ ۱۹۳۹ء عمر بن محمد داؤد پوتہ (۲۴۳) چچ نامہ ص۸۷ (۲۴۴) خلافت راشدہ اور ہندوستان ص۲۷۲ (۲۴۵) چچ نامہ ص۱۴۸، ۱۴۹ (۲۴۶) خلافت امویہ ص۵۲۰ (۲۴۷) ایضاً ص۵۶۹ (۲۴۸) الاصابہ ص۳۰۲، ۳۰۳ ج۳ (۲۴۹) ایضاً (۲۵۰) ایضا (۲۵۱) التاریخ الکبیر ص۳۳۸ ج۴ طبع حیدرآباد دکن امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ متوفی ۲۵۶ھ (۲۵۲) ایضاً (۲۵۳) تاریخ الخلیفہ ص۲۴۱ ج۱ طبع دمشق خلیفہ ابن خیاط بصریؒ متوفی ۲۴۰ھ (۲۵۴) صفۃ الصفوہ ص۶۷، ۶۸ ج۳ (۲۵۵) تاریخ الخلیفہ ص۳۵۸ ج۱ (۲۵۶) ایضاً (۲۵۷) فقہائے ہند ص۵۹ ج۱ (۲۵۸) التاریخ الکبیر ص۲۰۱ ج ق۱ (۲۵۹) ایضاً (۲۶۰) فتوح البلدان ص۴۴۱ (۲۶۱) چچ نامہ ص۸۸ (۲۶۲) کتاب المحبر ص۴۸۴ طبع حیدرآباد دکن ابوجعفر محمد بغدادیؒ متوفی سنہ ۲۴۵ھ (۲۶۳) فتوح البلدان ص۴۴۱، چچ نامہ ص۸۸ (۲۶۴) خلافت امویہ

ص۵۸۸ (۲۶۵) نزہۃ الخواطر ص۸۴،۸۵ ج۱ طبع حیدرآباد دکن سنہ ۱۹۵۷ع، عبدالحی بن فخر الدین حسنیؒ (۲۶۶) ایضاً (۲۶۷) ایضاً، رجال السند والھند ص۲۵، ۲۲۶ طبع بمبئی سنہ ۱۹۵۸ع قاضی اطہر مبارکپوریؒ متوفی ۱۹۹۶ع (۲۶۸) ایضاً (۲۶۹) رجال السند والھند ص۱۵۳ (۲۷۰) ایضاً (۲۷۱) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۶۰ (۲۷۲) خلافت عباسیہ اور ہندوستان ص۴۱۰ (۲۷۳) علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ ص۶۰، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۲۹۹ (۲۷۴) رجال السند والہند ص۱۵۳ (۲۷۵) رجال السند والہند ص۸۹ (۲۷۶) ایضاً، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۲۹۹ (۲۷۷) رجال السند والہند ص۸۹ (۲۷۸) ایضاً (۲۷۹) ایضاً (۲۸۰) ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۲۹۹ (۲۸۱) خلافتِ امویہ اور ہندوستان ص۲۵۷ (۲۸۲) ایضاً (۲۸۳) ایضاً (۲۸۴) ایضاً فقہائے ہند ص۶۸ ج۱ (۲۸۵) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۴۵۷، فقہائے ہند ص۶۸ ج۱ (۲۸۶) ایضاً (۲۸۷) معجم البلدان ص۴۰۲ ج۴ طبع بیروت سنہ ۱۹۵۷ع یاقوت حموی رومی بغدادیؒ، خلافت امویہ ص۸۷،۴۷۹ (۲۸۸) خلافت امویہ ص۵۰۱ (۲۸۹) خلافت امویہ ص۵۴۸ (۲۹۰) ایضاً ص۵۶۳، ناقلا من تاریخ ابن خلدون ایضاً (۲۹۱) خلافت امویہ اور ہندوستان ص۵۸۹ (۲۹۲) خلافت امویہ ص۵۹۱ (۲۹۳) ایضاً ص۵۹۳ (۲۹۴) ایضاً (۲۹۵) ایضاً ص۵۹۹ (۲۹۶) ایضاً (۲۹۷) ایضاً ص۶۰۲ (۲۹۸) ایضاً ص۶۰۰ (۲۹۹) فتوح البلدان ص۴۴۶-۴۴۷ (۳۰۰) ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۲۷۷ (۳۰۱) رجال السند والہند ص۱۹۳ (۳۰۲) خلافتِ عباسیہ اور ہندوستان ص۴۹۷ (۳۰۳) رجال السند والہند ص۲۰۶، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۱۶۴ (۳۰۴) رجال السند والہند ص۲۰۶، خلافتِ عباسیہ اور ہندوستان ص۴۵۷، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۱۶۳ (۳۰۵) رجال السند والہند ص۲۰۶-۲۰۷، خلافتِ عباسیہ اور ہندوستان ص۴۹۸، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں ص۱۶۴ (۳۰۵) خلافت امویہ ص۶۴۱ (۳۰۷) فتوح البلدان ص۴۳۸ (۳۰۸) خلافت امویہ ص۶۴۱ (۳۰۹) ایضاً (۳۱۰) ایضاً ص۶۴۲ (۳۱۱) خلافت امویہ ص۶۴۲ (۳۱۲) مقالہ بلوچستان میں دینی ادب ص۱۷ ج۱ (۳۱۳) ایضاً ص۱۷ ج۱، دانش سہ ماہی ص۱۷ طبع اسلام آباد، اردو فارسی شمارہ سنہ ۱۹۹۲ع (۳۱۴) مقدمہ ترجمہ مخدوم نوح سرور ہالائی ص۱۴ طبع سندھ ادبی بورڈ جامشورو سنہ ۱۴۰۱ھ علامہ ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی طیب عیشہ (۳۱۵) مقالہ بلوچستان میں دینی ادب ص۱۷،۲۷ ج۱ (۳۱۶) فارسی ترجمہ مخدوم نوح سرور ہالائی ص۶۱۰،۶۰۹،۶۰۸، ۶۰۳ طبع سندھ ادبی بورڈ جامشورو سنہ ۱۴۰۱ھ، مخدوم نوح سرور ہالائی متوفی ۹۹۸ھ (۳۱۷) فتح الرحمان ص۸۵۹، ۸۵۸،۸۵۲،۸۶۱ طبع بمبئی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۶ھ (۳۱۸) فہرست مشترک نسخہائے خطی فارسی پاکستان ص۱۶۶ طبع اسلام آباد سنہ ۱۹۸۳ع احمد منزوئی (۳۱۹) فہرست مشترک نسخہائے خطی فارسی پاکستان تالیف ص۱۶۶ (۳۲۰) ایضاً (۳۲۱) شکارپور ماضی اَیں حال ص۱۱۴ طبع شکارپور سنہ ۱۹۸۴ع ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی (۳۲۲) ایضاً ص۱۱۳، ۱۱۴ (۳۲۳) ایضاً (۳۲۴) شکارپور ماضی اَیں حال ص۱۰۸-۱۰۷، شکارپور صدین کھان ص۵۶، ۱۵۷-۲۸۴، طبع شکارپور سنہ ۱۹۸۸ع، ڈاکٹر عبدالخالق راز سومرو، مقالہ بلوچستان میں دینی ادب ص۹۹۱، ۹۹۵ ج۳، ص۱۰۸۱ ج۳۔